ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○

(سورۃ البقرہ :263)

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے اُن کا اجر اُنکے رب کے پاس ہے۔ اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 31

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

19/ذوالقعدہ 1439 ہجری قمری • 2/ظہور 1397 ہجری شمسی • 2/اگست 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27/جولائی 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

پہاڑوں اور زمین کا ذرّہ ذرّہ اور دریاؤں اور سمندروں کا قطرہ قطرہ اور درختوں اور بوٹیوں کا پات پات اور ہر ایک جزاُن کا اور انسان اور حیوانات کے کل ذرّات خدا کو پہچانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں کیا بادل کیا ہوا کیا آگ کیا زمین سب خدا کی اطاعت اور تقدیس میں محو ہیں

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

ایسا ہی انجیل میں کہا گیا ہے کہ تم اپنے نیک کاموں کو لوگوں کے سامنے دکھلانے کے لئے نہ کرو مگر قرآن کہتا ہے کہ تم ایسا مت کرو کہ اپنے سارے کام لوگوں سے چھپاؤ بلکہ تم حسبِ مصلحت بعض اپنے نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجالاؤ جب کہ تم دیکھو کہ پوشیدہ کرنا تمہارے نفس کیلئے بہتر ہے اور بعض اعمال دکھلا کر بھی کرو جب کہ تم دیکھو کہ دکھلانے میں عام لوگوں کی بھلائی ہے تا تمہیں دو بدلے ملیں اور تا کمزور لوگ کہ جو ایک نیکی کے کام پر جرأت نہیں کر سکتے وہ بھی تمہاری پیروی سے اُس نیک کام کو کرلیں۔ غرض خدا نے جو اپنے کلام میں فرمایا سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً یعنی پوشیدہ بھی خیرات کرو اور دکھلا دکھلا کر بھی۔ ان احکام کی حکمت اُس نے خود فرما دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہیں کرتا بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے۔

ایسا ہی انجیل میں ہے کہ جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹھری میں جا۔ مگر قرآن سکھاتا ہے کہ اپنی دعا کو ہر یک موقع پر پوشیدہ مت کرو بلکہ تم لوگوں کے روبرو اپنے بھائیوں کے مجمع کے ساتھ بھی کھلے کھلے طور پر دعا کیا کرو تا اگر کوئی دعا منظور ہو تو اس مجمع کیلئے ایمان کی ترقی کا موجب ہو اور تا دوسرے لوگ بھی دعا میں رغبت کریں۔

ایسا ہی انجیل میں ہے کہ تم اس طرح دعا کرو کہ اے ہمارے باپ کہ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو۔ تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر آوے ہماری روزانہ روٹی آج ہمیں بخش۔ اور جس طرح ہم اپنے قرض داروں کو بخشتے ہیں تو اپنے قرض کو ہمیں بخش دے اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال بلکہ بُرائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ یہ نہیں کہ زمین تقدیس سے خالی ہے بلکہ زمین پر بھی خدا کی تقدیس ہو رہی ہے نہ صرف آسمان پر جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ (بنی اسرائیل:45) يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (الجمعہ:2) یعنی ذرہ ذرہ زمین کا اور آسمان کا خدا کی تحمید اور تقدیس کر رہا ہے اور جو کچھ ان میں ہے وہ تحمید اور تقدیس میں مشغول ہے پہاڑ اُس کے ذکر میں مشغول ہیں دریا اُس کے ذکر میں مشغول ہیں درخت اُس کے ذکر میں مشغول ہیں اور بہت سے راستباز اُس کے ذکر میں مشغول ہیں اور جو شخص دل اور زبان کے ساتھ اس کے ذکر میں مشغول نہیں اور خدا کے آگے فروتنی نہیں کرتا اس سے طرح طرح کے شکنجوں اور عذابوں سے قضا و قدر الٰہی فروتنی کرا رہی ہے اور جو کچھ فرشتوں کے بارے میں خدا کی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ نہایت درجہ اطاعت کر رہے ہیں یہی تعریف زمین کے پات پات اور ذرہ ذرہ کی نسبت قرآن شریف میں موجود ہے کہ ہر ایک چیز اُس کی اطاعت کر رہی ہے ایک پتہ بھی بجز اُس کے امر کے گر نہیں سکتا اور بجز اس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفاء دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہوسکتی ہے اور ہر ایک چیز غایت درجہ کی تذلل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہوئی ہے اور اُس کی فرمانبرداری میں مستغرق ہے۔

پہاڑوں اور زمین کا ذرہ ذرہ اور دریاؤں اور سمندروں کا قطرہ قطرہ اور درختوں اور بوٹیوں کا پات پات اور ہر ایک جز اُن کا اور انسان اور حیوانات کے کل ذرات خدا کو پہچانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی تحمید و تقدیس میں مشغول ہیں اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (الجمعہ:2) یعنی جیسے آسمان پر ہر یک چیز خدا کی تسبیح و تقدیس کر رہی ہے ویسے زمین پر بھی ہر ایک چیز اُس کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ پس کیا زمین پر خدا کی تحمید و تقدیس نہیں ہوتی ایسا کلمہ ایک کامل عارف کے منہ سے نہیں نکل سکتا بلکہ زمین کی چیزوں میں سے کوئی چیز تو شریعت کے احکام کی اطاعت کر رہی ہے اور کوئی چیز قضا و قدر کے احکام کے تابع ہے اور کوئی دونوں کی اطاعت میں کمر بستہ ہے کیا بادل کیا ہوا کیا آگ کیا زمین سب خدا کی اطاعت اور تقدیس میں محو ہیں اگر کوئی انسان الٰہی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو الٰہی قضا و قدر کے حکم کا تابع ہے۔ ان دونوں حکومتوں سے باہر کوئی نہیں کسی نہ کسی آسمانی حکومت کا جُوا ہر ایک کی گردن پر ہے۔ ہاں البتہ انسانی دلوں کی صلاح اور فساد کے لحاظ سے غفلت اور ذکر الٰہی نوبت بہ نوبت زمین پر اپنا غلبہ کرتے ہیں مگر بغیر خدا کی حکمت اور مصلحت کے یہ مدّ و جزر خود بخود نہیں۔ خدا نے چاہا کہ زمین میں ایسا ہو سو ہو گیا سو ہدایت اور ضلالت کا دور بھی دن رات کے دور کی طرح خدا کے قانون اور اذن کے موافق چل رہا ہے نہ خود بخود۔ باوجود اس کے ہر ایک چیز اس کی آواز سنتی ہے اور اس کی پاکی یاد کرتی ہے مگر انجیل کہتی ہے کہ زمین خدا کی تقدیس سے خالی ہے؟ اس کا سبب اس انجیلی دعا کے اگلے فقرہ میں بطور اشارہ بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ ابھی اُس میں خدا کی بادشاہت نہیں آئی اس لئے حکومت نہ ہونے کی وجہ سے نہ کسی اور وجہ سے خدا کی مرضی ایسے طور سے زمین پر نافذ نہیں ہوسکی جیسا کہ آسمان پر نافذ ہے مگر قرآن کی تعلیم سراسر اس کے برخلاف ہے وہ تو صاف لفظوں میں کہتا ہے کہ کوئی چور، خونی، زانی، کافر، فاسق، سرکش، جرائم پیشہ، کسی قسم کی بدی زمین پر نہیں کر سکتا جب تک کہ آسمان پر سے اُس کو اختیار نہ دیا جائے۔ پس کیونکر کہا جائے کہ آسمانی بادشاہت زمین پر نہیں کیا کوئی مخالف قبضہ زمین پر خدا کے احکام کے جاری ہونے سے مزاحم ہے سبحان اللہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ خدا نے خود آسمان پر فرشتوں کے لئے جدا قانون بنایا اور زمین پر انسانوں کے لئے جدا اور خدا نے اپنی آسمانی بادشاہت میں فرشتوں کو کوئی اختیار نہیں دیا بلکہ اُن کی فطرت میں ہی اطاعت کا مادہ رکھ دیا ہے وہ مخالفت کر ہی نہیں سکتے اور سہو و نسیان اُن پر وارد نہیں ہوسکتا لیکن انسانی فطرت کو قبول عدم قبول کا اختیار دیا گیا ہے اور چونکہ یہ اختیار اوپر سے دیا گیا ہے اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ فاسق انسان کے وجود سے خدا کی بادشاہت زمین سے جاتی رہی بلکہ ہر رنگ میں خدا کی ہی بادشاہت ہے ہاں صرف قانون دو ہیں۔ ایک آسمانی فرشتوں کے لئے قضا و قدر کا قانون ہے کہ وہ بدی کر ہی نہیں سکتے اور ایک زمین پر انسانوں کے لئے خدا کے قضاء و قدر کے متعلق ہے اور وہ یہ کہ آسمان سے اُن کو بدی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے مگر جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے ان کی کمزوری دور ہوسکتی ہے اور وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہیں اور اگر ایسے لوگ ہیں کہ گنہگار ہو چکے ہیں تو استغفار اُن کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہیں رہ سکتی۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 31 تا 34)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بجز موتِ مسیحؑ صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آ سکتی
سواس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اُس کو زندہ سمجھا جائے!

گزشتہ دو شماروں میں ہم نے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے اُن عقائد کا ذکر کیا تھا جو قرآن و حدیث کی تعلیم کے سراسر منافی ہیں اور جن سے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ چکا ہے تاکہ مولانا صاحب کو معلوم ہو سکے کہ عالم فاضل کہلا کر وہ کیسے کیسے غلط اور بے بنیاد عقائد میں پھنسے پڑے ہیں جنکا اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس ضمن میں آج ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ دلچسپ اور ایمان افروز ارشادات پیش کریں گے جنہیں پڑھ کر قارئین یقیناً محظوظ ہونگے اور ان کے علم و ایمان میں اضافہ ہوگا۔ آپؑ فرماتے ہیں :

یہی لوگ منبروں پر چڑھ چڑھ کر کہتے تھے کہ چودھویں صدی مبارک ہوگی

”جس قدر اکابر اُمت کے گزرے ہیں وہ سب کے سب مسیح موعود کی آمد چودھویں صدی میں بتاتے رہے ہیں اور تمام اہل کشوف کے کشف یہاں آ کر ٹھہر جاتے ہیں۔ حجج الکرامہ میں صاف لکھا ہے کہ چودھویں صدی سے آگے نہیں جائے گا۔ یہی لوگ منبروں پر چڑھ چڑھ کر بیان کیا کرتے تھے کہ تیرھویں صدی سے تو جانوروں نے بھی پناہ مانگی ہے اور چودھویں صدی مبارک ہوگی مگر یہ کیا ہوا کہ وہ چودھویں صدی جس پر ایک موعود امام آنے والا تھا اُس میں بجائے صادق کے کاذب آ گیا اور اُس کی تائید میں ہزاروں لاکھوں نشان بھی ظاہر ہو گئے اور خدا تعالیٰ نے ہر میدان اور ہر مقابلہ میں نصرت بھی اُسی کی کی۔ ان باتوں کا ذرا سوچ کر جواب دو۔“

(رُوحانی خزائن، جلد 20، لیکچر لدھیانہ، صفحہ 292)

مولانا صاحب سوچکر جواب ضرور دیجئے گا! چودھویں صدی ختم ہو کر پندرہویں صدی کے بھی 38 سال گزر گئے۔ آپ کے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہونے میں نہیں آتے۔ آخر کب نازل ہونگے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

تمام مخالف نامُراد مریں گے مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے ہرگز نہیں دیکھیں گے

”حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے سے تو ہاتھ دھو بیٹھنا چاہئے ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا۔ جس قدر مولوی اور مُلّاں ہیں اور ہر ایک اہلِ عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس اُمید سے وہ نامراد مریں گے کہ حضرت عیسیٰ کو وہ آسمان سے اُترتے دیکھ لیں۔ وہ ہرگز اُن کو اُترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اِس دنیا کو چھوڑیں گے۔ کیا یہ پیشگوئی نہیں؟ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہوگی؟ ضرور پوری ہوگی پھر اگر اُن کی اولاد ہوگی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اسی طرح وہ بھی نامراد مریں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اُترے گا۔ اور پھر اگر اولاد کی اولاد ہوگی تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے۔ اور کوئی اِن میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، رُوحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 369)

بجز موتِ مسیحؑ صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آ سکتی

”خوب یاد رکھو کہ بجز موتِ مسیحؑ صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آ سکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلافِ تعلیم قرآن اُس کو زندہ سمجھا جائے اُس کو مَرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔“ (کشتی نوح، رُوحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 17)

یہ غلطی ایک اژدھا بن گئی ہے جو اسلام کو نگلنا چاہتی ہے

”حضرت عیسیٰ کی حیات اوائل میں تو صرف ایک غلطی کا رنگ رکھتی تھی مگر آج یہ غلطی ایک اژدھا بن گئی ہے جو اسلام کو نگلنا چاہتی ہے۔ ابتدائی زمانہ میں اس غلطی سے کسی گزند کا اندیشہ نہ تھا اور وہ غلطی ہی کے رنگ میں تھی۔ مگر جب سے عیسائیت کا خروج ہوا اور انہوں نے مسیح کی زندگی کو ان کی خدائی کی ایک بڑی زبردست دلیل قرار دیا تو یہ خطرناک امر ہو گیا۔“ (احمدی اور غیر احمدی میں فرق، رُوحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 465)

تَوَفِّی کا مطلب رُوح کا قبض کرنا ہے نہ کچھ اور

”جس لفظ کو خدا تعالیٰ نے پچیس مرتبہ اپنی کتاب قرآن کریم میں بیان کر کے صاف طور پر کھول دیا کہ اسکے معنی روح کا قبض کرنا ہے نہ اور کچھ۔ اب تک یہ لوگ اس لفظ کے معنی مسیحؑ کے حق میں کچھ اور کے اور کر جاتے ہیں گویا تمام جہان کیلئے توفّی کے معنی تو قبض روح ہی ہیں مگر حضرت ابن مریم کیلئے زندہ اٹھا لینا اسکے معنی ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام، رُوحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 43)

توفّی کے معنی عیسیٰؑ کیلئے زندگی باقی سب کیلئے موت ایسی کوئی لغت پیش کرو!

”یہ بالکل سچ ہے کہ توفّی کے موت ہی معنے ہیں۔ کسی لغت سے یہ ثابت نہیں کہ توفّی کے معنے کبھی آسمان پر مع جسم اُٹھانے کے بھی ہوتے ہیں...... دنیا میں کوئی لغت ایسی نہیں ہے جو صرف ایک کے لیے ہو اور دوسرے کے لیے نہ ہو۔ ہاں خدا تعالیٰ کیلئے یہ خصوصیت ضرور ہے اسلئے کہ وہ وحدہ لاشریک خدا ہے۔ لغت کی کوئی کتاب پیش کرو جس میں توفّی کے یہ معنے خصوصیت سے حضرت عیسیٰ کیلئے کہے ہوئے ہوں کہ زندہ آسمان پر مع جسم اٹھانا ہے اور سارے جہاں کیلئے جب یہ لفظ استعمال ہو تو اسکے معنے موت کے ہونگے۔ اس قسم کی خصوصیت لغت کی کسی کتاب میں دکھاؤ؟“ (احمدی اور غیر احمدی میں فرق، رُوحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 467)

قرآن میں آنحضرتؐ کیلئے اسی لفظ کا استعمال

”ہم کو افسوس نہ ہوتا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی اس لفظ کے یہی معنے کر لیتے کیونکہ یہی لفظ آپ کیلئے بھی تو قرآن شریف میں آیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ اب بتاؤ کہ اگر اس لفظ کے معنے مع جسم آسمان پر اُٹھانا ہی ہیں تو کیا ہمارا حق نہیں کہ آپ کیلئے بھی یہی معنے کریں۔ کیا وجہ ہے کہ وہ نبی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزارہا درجہ کمتر ہے اس کیلئے جب یہ لفظ بولا جاوے تو اس کے من گھڑت معنے کر کے زندہ آسمان پر لے جاویں لیکن جب سید الاوّلین والآخرین کیلئے یہ لفظ آوے تو اس کے معنے بجز موت کے اور کچھ نہ کریں۔“ (ایضاً، صفحہ 468)

یہ ایک رنگ کا شرک ہے!

”خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات یا اقوال و افعال یا اس کے استحقاق معبودیت میں کسی دوسرے کو شریکانہ دخل دینا گو مساوی طور پر یا کچھ کم درجہ پر ہو یہی شرک ہے جو کبھی بخشا نہیں جائے گا۔ اور اس کے مقدمات جن سے یہ پیدا ہوتا ہے یہ ہیں کہ کسی بشر میں کوئی ایسی خصوصیت اس کی ذات یا صفات یا افعال کے متعلق قائم کر دی جاوے جو اسکے بنی نوع میں ہرگز نہ پائی جائے نہ بطور ظلّ اور نہ بطور اصل اب اگر ہم ایک خاص فرد انسان کیلئے یہ تجویز کر لیں کہ گویا وہ اپنی فطرت یا لوازم حیات میں تمام بنی نوع سے متفرد اور مستثنیٰ اور بشریت کے عام خواص سے کوئی ایسی زائد خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے جس میں کسی دوسرے کو کچھ حصہ نہیں تو ہم اس بے جا اعتقاد سے ایک تودہ شرک کا اسلام کی راہ میں رکھ دیں گے۔“ (آئینہ کمالات اسلام، رُوحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 44)

یہ لوگ تو عیسیٰؑ کو اُمّتی بناتے ہیں اور خدا اُمّتی کو عیسیٰؑ بناتا ہے

”کہتے ہیں کہ عیسیٰ نازل ہوگا اور وہ امّتی بن جائے گا۔ پس ان کے قول اور خدا کے قول میں فرق یہ ہے کہ یہ لوگ تو عیسیٰ کو اُمّتی بناتے ہیں اور خدا اُمتی کو عیسیٰ بناتا ہے۔ پس یہ ایسا فرق نہیں تھا جس کی غلطی دُور نہ ہو سکے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کی قدرت ایک اُمّتی کو عیسیٰ بنا سکتی تھی اور اس طرح پر اِس اُمّت کی بزرگی بنی اسرائیل پر ظاہر ہو سکتی تھی تو پھر کیا ضرور تھا کہ عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُتارا جائے اور خدا کے وعدہ کے برخلاف کیا جائے (کہ کوئی گیا ہوا دوبارہ دنیا میں آ نہیں سکتا) حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کا آخری خلیفہ تھا۔ پس ایک اُمّتی کو عیسیٰ قرار دینا اِس کے یہ معنی تھے کہ وہ بھی اس امت کا آخری خلیفہ ہوگا اور یہود اس اُمّت کے اس پر بھی حملے کریں گے اور اس کو قبول نہ کریں گے۔ مگر ایک پیغمبر کو اُمّتی قرار دینے میں کونسی حکمت ہے؟“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، رُوحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 299)

اُمتی کا کیا مطلب ہے؟

”اُمّتی اس شخص کو کہتے ہیں جو بغیر پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی طرح اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ پس کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ گمان ہو سکتا ہے کہ وہ اس وقت تک ناقص ہی رہیں گے جب تک دوبارہ دُنیا میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل نہیں ہوں گے اور آپ کی پیروی نہیں کریں گے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، رُوحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 352 حاشیہ)

آنحضرتؐ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنیٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے

”اے نادانو!! اور آنکھوں کے اندھو!!! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سیّد و مولیٰ (اس پر ہزار ہا سلام) اپنے افاضہ کے رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گزشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آ کر ختم ہو گیا۔ اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے ہیں۔ کوئی اُن میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔ اسی لئے باوجود آپ کے اس فیضان کے اس اُمت کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی مسیح باہر سے آوے۔ بلکہ آپ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنیٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے جیسا کہ اُس نے اس عاجز کو بنایا۔“ (چشمہ مسیحی، رُوحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 389)

مَرد کا کام ہے کہ جب معلوم ہو جائے تو اپنی غلطی کا اعتراف کر لے

”مخالفوں کا تو یہ فرض تھا کہ وہ حسن ظنی سے کام لیتے اور لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پر عمل کرتے مگر انہوں نے جلد بازی سے کام لیا۔ یاد رکھو پہلی قومیں اسی طرح ہلاک ہوئیں۔ عقلمند وہ ہے جو مخالفت کر کے بھی جب اُسے معلوم ہو کہ وہ غلطی پر تھا اُسے چھوڑ دے۔ مگر یہ بات تب نصیب ہوتی ہے کہ خدا ترسی ہو۔ دراصل مردوں کا کام یہی ہے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کریں۔ وہی پہلوان ہے اور اُسی کو خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے۔“

(لیکچر لدھیانہ، رُوحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 296)

ہمیں اُمید ہے کہ مولانا صاحب امام وقت کے اِن زرّیں ارشادات پر غور کریں گے اور مردانہ وار انہیں قبول کرنے کی جرأت دکھائیں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدیؓ اور ابوسلمہ حضرت عبداللہ بن عبدالاسدؓ کے حالات زندگی اور ان کی سیرت و اخلاق کا ایمان افروز تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے اعلیٰ مقام کو مزید بلندیوں پر لے جاتا چلا جائے اور ہمیں بھی ان نیکیوں کو کرنے کی توفیق دے جو یہ لوگ کرتے رہے

مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب (سابق ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ) کی وفات، مکرم مبین احمد صاحب ابن مکرم محبوب احمد صاحب (کراچی) اور مکرم محمد ظفر اللہ صاحب ابن مکرم لیاقت علی صاحب (کراچی) کی ایک ڈکیتی کے واقعہ میں شہادت، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13/جولائی 2018ء بمطابق 13/وفا 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

صحابہ کے ذکر میں آج میں دو صحابہ کا ذکر کروں گا۔ ایک ہیں حضرت ابواُسَید مالکؓ بن ربیعہ ساعدی۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ اپنی کنیت ابواُسَید سے مشہور ہیں۔ بعض نے آپ کا نام ہلال بن ربیعہ بھی بیان کیا ہے۔ آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنوساعدہ سے تھا۔ (اسد الغابۃ، جلد 5، صفحہ 13، ابواسید الساعدیؓ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء) (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 5، صفحہ 535، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت ابواُسَید مالک بن ربیعہ چھوٹے قد کے تھے۔ سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے۔ آپ کے بال گھنے تھے۔ بڑھاپے میں آپ بینائی سے محروم ہو گئے تھے۔ 60 ہجری میں حضرت معاویہ کے دور میں 75 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی اور غزوہ بدر میں شامل ہونے والے انصار صحابہ میں سے یہ سب سے آخر میں فوت ہوئے۔
(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 5، صفحہ 536، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (اسد الغابۃ، جلد 5، صفحہ 22، مالک بن ربیعہؓ، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرت ابواُسَید غزوۂ بدر، اُحد، خندق اور اس کے بعد کی جنگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ فتح مکہ کے موقع پر ان کے پاس قبیلہ بنوساعدہ کا جھنڈا تھا۔
(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 286، اَبُوْ اُسَیْد الساعدی، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابواُسید ساعدی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں دعوت دی۔ اس دن ان کی بیوی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھی اور وہی دلہن بھی تھی۔'' بڑی سادگی سے شادی ہو رہی تھی۔ شادی کی دعوت ہوئی اور دلہن ہی کھانا بھی پکا رہی تھی۔ serve بھی کر رہی تھی۔ حضرت سہل آگے سوال کر کے جواب دے رہے ہیں۔ یہ ان کا انداز ہے۔ کہتے ہیں کہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو انہوں نے کیا پلایا؟ انہوں نے آپ کے لئے ایک برتن میں رات کو کھجوریں بھگو دیں۔ جب آپ نے کھانا کھا لیا تو انہوں نے آپ کو شربت پلایا۔
(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اباحۃ النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا، حدیث 5233)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ چند قیدی آئے آپ نے ان میں سے ایک عورت کو روتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز رلا رہی ہے؟ اس نے کہا کہ اس نے میرے اور میرے بیٹے کے درمیان بنوعُبس میں فروخت کر کے دوری ڈال دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدی کے مالک کو بلایا۔ جب بلایا تو دیکھا کہ وہ ابواُسَید ساعدی تھے۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اس کے اور اس کے بچے کے درمیان دوری ڈالی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ بچہ چلنے سے معذور تھا اور یہ اس کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتی تھیں۔ اس لئے میں نے اس کو بنوعبس میں فروخت کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم خود جا کر اسے لے کے آؤ۔ چنانچہ حضرت ابواُسَید جا کر اس بچے کو واپس لائے اور اسے اس کی ماں کو لوٹا دیا۔ (شرف المصطفیٰ، جلد 4، صفحہ 400، جامعہ ابواب صفۃ اخلاقہ و آدابہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث 1649، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ مکہ۔ 2003ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے اس میں طاقت ہے یا نہیں، چاہے وہ قیدی ہو یا لونڈی ہو یا غلام ہو لیکن ماں کو بچے کی وجہ سے تکلیف نہیں دی جا سکتی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ لگوائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جس پر حضرت بلال سوار تھے سب اونٹوں سے آگے نکل گئی۔ اسی طرح آپ کا ایک گھوڑا تھا۔ گھوڑوں کی دوڑ لگوائی اور آپ کے گھوڑے پر ابواُسَید ساعدی سوار تھے اور اس نے سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔
(امتاع الاسماع، جلد اول، صفحہ 212، حمایۃ التقبیع لخیل المسلمین، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1999ء)

حضرت سہل بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابواُسَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ان کے بیٹے منذر بن ابی اُسَید پیدا ہوئے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اس بچے کو اپنی ران پر بٹھا لیا۔ اس وقت حضرت ابواُسَید بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہو گئے۔ حضرت ابواُسید نے اشارہ کیا تو لوگ منذر کو آپ کی ران پر سے اٹھا کر لے گئے۔ جب آپ کو فراغت ہوئی تو پوچھا کہ بچہ کہاں گیا؟ حضرت ابواُسَید نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اس کو گھر بھیج دیا ہے۔ آپ نے پوچھا اس کا نام کیا رکھا ہے؟ ابواُسَید نے کوئی نام بتایا کہ فلاں نام رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس کا نام مُنْذِر رہے۔ آپ نے اس دن اس کا نام منذر رکھا۔
(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب تحویل الاسم الی اسم احسن منہ، حدیث 6191)

شارحین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بچے کا نام منذر رکھنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ حضرت ابواُسَید کے چچازاد بھائی کا نام منذر بن عمرو تھا جو بئر معونہ میں شہید ہوئے تھے۔ پس یہ نام تفاؤل کی وجہ سے رکھا گیا تھا کہ وہ بھی ان کے اچھے جانشین ثابت ہوں۔ (فتح الباری، شرح صحیح البخاری، کتاب المغازی، جلد 7، صفحہ 497، حدیث 4094، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

حضرت سُلیمان بن یَسار سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے پہلے حضرت ابواُسَید الساعدی کی بینائی زائل ہو گئی۔ نظر آنا بند ہو گیا۔ آنکھیں خراب ہو گئیں تو اس بات پر آپ کہا کرتے تھے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں بینائی سے نوازا اور وہ ساری برکات میں نے دیکھیں اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آزمائش میں ڈالنا چاہا تو میری بینائی ختم کر دی۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 591، کتاب معرفۃ الصحابۃ، حدیث 6189، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)
میری نظر ختم ہو گئی تاکہ میں ان بری حالتوں کو نہ دیکھ سکوں۔

حضرت عثمان بن عبیداللہ جو حضرت سعد بن ابی وقاص کے آزاد کردہ غلام تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابوہریرۃؓ، حضرت ابوقتادہؓ اور حضرت ابواُسَیدؓ ساعدی کو دیکھا۔ یہ حضرات ہم پر سے گزرتے تھے اس حال میں کہ ہم مکتب میں ہوتے تھے تو ہم ان سے عبیر کی خوشبو محسوس کیا کرتے تھے۔'' یہ خوشبو ہے جو زعفران اور کئی چیزوں سے ملا کر بنائی جاتی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد 6، صفحہ 216، کتاب الادب، باب ما یستحب للرجال ان یوجد ریحہ منہ، دار الفکر بیروت)

مروان بن الحکم حضرت ابواُسَید ساعدی کو صدقے پر عامل بنایا کرتے تھے۔ یعنی اکٹھا کرنے کیلئے اور اس کی تقسیم کیلئے۔ حضرت ابواُسَید ساعدی جب دروازے پر آتے تو اونٹ بٹھاتے اور ان کو تمام چیزیں تقسیم کیلئے دیتے۔ آخری چیز جو ان کو دیتے وہ چابک ہوتا۔ اسے دیتے ہوئے یوں کہتے کہ یہ تمہارے مال میں سے ہے۔ حضرت ابواسید ایک مرتبہ زکوۃ کا مال تقسیم کرنے آئے اور جو سامان تھا وہ پورا تقسیم کر کے چلے گئے۔ گھر میں جا کر جو سوئے تو خواب میں انہوں نے دیکھا کہ ایک سانپ ان کی گردن سے لپٹ گیا ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھے اور پوچھا کہ اے فلاں! (خادمہ سے یا بیوی سے پوچھا کہ) کیا مال میں سے کوئی چیز رہ گئی ہے جو تقسیم کرنے کیلئے مجھے دی گئی تھی۔ وہ بولی کہ نہیں۔ حضرت ابواُسَید نے فرمایا کہ پھر کیا بات ہے کہ سانپ میری گردن میں لپٹ گیا تھا۔ دیکھو شاید کچھ رہ گیا ہو۔ جب انہوں نے دیکھا تو وہ بولی کہ ہاں اونٹ کو باندھنے والی ایک رسی ہے جس کے ساتھ ایک تھیلے کا منہ باندھ دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت ابواُسَید نے وہ رسّی بھی جا کر ان کو واپس کر دی۔ (شعب الایمان للبیہقی، جلد 5، صفحہ 167، حدیث نمبر 3247، مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2003ء)

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کو تقویٰ کے باریک ترین معیاروں پر رکھ کر امانت کی ادائیگی کے اعلیٰ ترین معیار قائم کروانا چاہتا تھا اور اسی لئے پھر خوابوں میں بھی ان کی رہنمائی ہو جاتی تھی۔

عُمارہ بن غَزِیّہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ کچھ جوانوں نے حضرت ابواُسَید سے انصار کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ فضائل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انصار کے تمام قبائل میں سب سے اچھے بنونجار کے گھرانے ہیں۔ پھر بنوعبدالاُشْہَل، پھر بنوحارث بن خزرج، پھر بنوساعدہ اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہی خیر ہے۔ حضرت ابواُسَید اس پر فرماتے تھے کہ اگر میں حق کے سوا کسی چیز کو قبول کرنے والا ہوتا تو میں بنوساعدہ کے کسی خاندان سے شروع کرتا۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 592، کتاب معرفۃ الصحابہ، حدیث 6194، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ تاریخ کے حوالے سے ذکر فرمایا ہے کہ جب عرب فتح ہوا اور اسلام پھیلنے لگا تو کندہ قبیلہ کی ایک عورت جس کا اسماء یا امیمہ نام تھا اور وہ جَوْنِیَہ یا بِنْتُ الْجَوْن بھی کہلاتی تھی۔ اس کا بھائی لقمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کی طرف سے بطور وفد حاضر ہوا اور اس موقع پر اس نے یہ بھی خواہش کی کہ اپنی ہمشیرہ کی شادی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دے اور بالمشافہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست بھی کر دی کہ میری بہن جو پہلے ایک رشتہ دار سے بیاہی ہوئی تھی اب بیوہ ہے اور نہایت خوبصورت اور لائق بھی ہے آپ اس سے شادی کر لیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ قبائل عرب کا اتحاد منظور تھا اس لئے آپ نے اس کی یہ دعوت منظور کر لی اور فرمایا کہ ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی پر نکاح پڑھ دیا جائے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ہم معزز لوگ ہیں۔ بڑے رئیس لوگ ہیں یہ مہر تھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ میں نے اپنی کسی بیوی یا لڑکی کا مہر نہیں باندھا۔ جب اس نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور اس نے کہا ٹھیک ہے تو نکاح پڑھا گیا اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ کسی آدمی کو بھیج کر اپنی بیوی منگوا لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابواُسَید کو اس کام پر مقرر کیا۔ وہ وہاں تشریف لے گئے۔ جونیہ نے ان کو اپنے گھر بلایا تو حضرت اُسَید نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں پر حجاب

نازل ہو چکا ہے۔ اس پر اس نے دوسری ہدایات دریافت کیں جو آپ نے انہیں بتا دیں اور اونٹ پر بٹھا کر مدینہ لے آئے اور ایک مکان میں جس کے گرد کھجوروں کے درخت بھی تھے لا کر اتارا۔ اس عورت کے ساتھ جس کی شادی ہوئی تھی اس کی دایہ بھی اس کے رشتہ داروں نے روانہ کی تھی۔ حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ جس طرح ہمارے ملکوں میں بھی ایک بے تکلف نوکر ساتھ جاتی ہے۔ بڑے لوگ، امیر لوگ بھیجا کرتے تھے اس زمانے میں۔ اب تو یہ رواج نہیں، پرانے زمانے میں ہوتا تھا تا کہ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ چونکہ یہ عورت جو تھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی ہوئی تھی یا جس کے بھائی نے رشتہ پیش کیا تھا، شادی کی خواہش کی تھی اور پھر نکاح بھی ہو گیا تھا یہ عورت بڑی حسین مشہور تھی اور یوں بھی عورتوں کو دلہن دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ محلے کی، قریب کی جو دوسری عورتیں ہوتی ہیں جب کوئی نو بیاہتا دلہن آئے تو انہیں اس کو دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ مدینہ کی عورتیں بھی اس عورت کو دیکھنے گئیں۔ اس کی خوبصورتی بڑی مشہور تھی اور اس عورت کے بیان کے مطابق کسی عورت نے اس کو سکھا دیا کہ رعب پہلے دن ہی ڈالا جاتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پاس آئیں تو تو کہہ دیجیو کہ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ اس پر وہ تیرے زیادہ گرویدہ ہو جائیں گے۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ اگر یہ بات اس عورت کی بنائی ہوئی نہیں تو کچھ تعجب نہیں کہ کسی منافق نے اپنی بیوی یا اور کسی رشتہ دار کے ذریعہ یہ شرارت کی ہو۔ غرض جب اس کی آمد کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ اس گھر کی طرف تشریف لے گئے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ احادیث میں لکھا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تو اپنا نفس مجھے ہبہ کر دے۔ اس نے جواب دیا کہ کیا ملکہ بھی اپنے آپ کو عام آدمیوں کے سپرد کیا کرتی ہے؟ ابو اُسید کہتے ہیں کہ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے کہ اجنبیت کی وجہ سے گھبرا رہی ہے اسے تسلی دینے کے لئے اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ ابھی رکھا ہی تھا کہ اس نے یہ نہایت گندہ اور نامعقول فقرہ کہہ دیا کہ میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ چونکہ نبی خدا تعالیٰ کا نام سن کر ادب کی روح سے بھر جاتا ہے اور اس کی عظمت کا متوالا ہو جاتا ہے۔ اس کے اس فقرے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا کہ تو نے ایک بڑی ہستی کا واسطہ دیا ہے اور اس کی پناہ مانگی ہے جو بڑا پناہ دینے والا ہے اس لئے میں تیری درخواست کو قبول کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ اے ابو اُسید اسے دو چادریں دے دو اور اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔ چنانچہ اس کے بعد اسے مہر کے حصہ کے علاوہ بطور احسان دو رازقی چادریں دینے کا آپ نے حکم دیا تا کہ قرآن کریم کا حکم وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ پورا ہو۔ یعنی آپس میں احسان کا سلوک بھول نہ جایا کرو۔ اس کے مطابق آپ نے زائد دیا، احسان کیا۔ حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ جو ایسی عورتوں کے متعلق ہے جن کو بلا صحبت طلاق دے دی جائے اور آپ نے اسے رخصت کر دیا اور ابو اُسید ہی اس کو اس کے گھر پہنچا آئے۔ اس کے قبیلے کے لوگوں پر یہ بات نہایت شاق گزری اور انہوں نے اس کو ملامت کی۔ مگر وہ یہی جواب دیتی رہی کہ یہ میری بدبختی ہے اور بعض دفعہ اس نے یہ بھی کہا کہ مجھے ورغلایا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پاس آئیں تو تم پرے ہٹ جانا اور نفرت کا اظہار کرنا۔ اس طرح ان پر تمہارا رعب قائم ہو جائے گا۔ معلوم نہیں یہی وجہ ہوئی یا کوئی اور۔ بہر حال اس نے نفرت کا اظہار کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے علیحدہ ہو گئے اور اسے رخصت کر دیا۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 2، صفحہ 533 تا 535، تفسیر سورۃ البقرۃ، آیت 228)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو بیویوں کا الزام لگاتے ہیں کہ خوبصورت عورتوں کے نعوذ باللہ دلدادہ تھے۔ یہ جو سارا واقعہ ہے ان کے لئے کافی جواب ہے۔

حضرت ابو اُسید کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی تو آپ نے کبھی انکار نہیں فرمایا۔ (مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 409، کتاب علامات النبوۃ، باب فی جودہ، حدیث 14179، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

دوسرے صحابی جو وہ ہیں حضرت عبداللہ بن عبدالاسد ہیں۔ ان کا نام عبداللہ تھا اور کنیت ابو سلمہ۔ آپ کی والدہ بَرَّہ بنت عبدالمطلب تھیں اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ انہوں نے ابولہب کی لونڈی ثُوَیبہ کا دودھ پیا تھا۔ حضرت اُمّ المومنین اُمّ سلمہ پہلے آپ کے نکاح میں تھیں۔ (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 295، عبداللہ بن عبدالاسد، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اس کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی سیرت خاتم النبیین میں لکھا ہے کہ ’’ابو سلمہ بن عبدالاسد تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے اور بنو مخزوم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی وفات پر ان کی بیوہ اُمّ سلمہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی ہوئی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے، صفحہ 124)

حضرت عبداللہ بن عبدالاسد اسلام میں سبقت کرنے والے لوگوں میں سے ہیں۔ ابن اسحاق کے مطابق دس آدمیوں کے بعد آپ اسلام لائے۔ یعنی ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد سوم، صفحہ 71، عبداللہ بن عبدالاسد، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبیدۃ بن حارث، حضرت ابو سلمہ بن عبدالاسد، حضرت ارقم بن ابو ارقم اور حضرت عثمان بن مظعون حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا جس پر انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہ شہادت دی کہ آپ ﷺ ہدایت اور راستی پر ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عبدالاسد اپنی بیوی حضرت اُمِّ سلمہ کے ہمراہ پہلی ہجرت حبشہ میں شامل ہوئے۔ حبشہ سے واپس مکہ آنے کے بعد مدینہ ہجرت کی۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد خامس، صفحہ 153، ابو سلمہ، مکتبہ دار الفکر بیروت لبنان 2003ء)

سیرت خاتم النبیین میں ان کی ہجرت حبشہ کا ذکر ملتا ہے کہ جب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی اور قریش اپنی ایذا رسانی میں ترقی کرتے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں اور فرمایا کہ حبشہ کا بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہے۔ اس کی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔ حبشہ کا ملک جسے انگریزی میں ایتھوپیا یا ابے سینیا کہتے ہیں براعظم افریقہ کے شمال مشرق میں واقعہ ہے اور جائے وقوع کے لحاظ سے جنوبی عرب کے بالکل مقابل پر ہے اور درمیان میں بحر احمر کے سوا کوئی اور ملک حائل نہیں۔ اس زمانے میں حبشہ میں ایک مضبوط عیسائی حکومت قائم تھی اور وہاں کا بادشاہ نجاشی کہلاتا تھا بلکہ اب تک بھی وہاں کا حکمران اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ حبشہ کے ساتھ عرب کے تجارتی تعلقات تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ان ایام میں جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں حبشہ کا دار السلطنت اکسوم تھا جو موجودہ شہر عدوا کے قریب واقعہ ہے اور اب تک ایک مقدس شہر کی صورت میں آباد چلا آتا ہے۔ اکسوم ان دنوں میں ایک بڑی طاقتور حکومت کا مرکز تھا اور اس وقت کے نجاشی کا ذاتی نام اَصْحَمَہ تھا جو ایک عادل اور بیدار مغز اور مضبوط بادشاہ تھا۔ بہر حال جب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ جن جن سے ممکن ہو حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر ماہ رجب 5 نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان میں سے زیادہ معروف کے نام یہ ہیں عثمان بن عفان اور ان کی زوجہ رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن العوام، ابو حذیفہ بن عتبہ، عثمان بن مظعون، مصعب بن عمیر، ابو سلمہ بن عبدالاسد اور ان کی زوجہ حضرت اُمّ سلمہ۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ابتدائی مہاجرین میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو قریش کے طاقتور قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور کمزور لوگ کم نظر آتے ہیں جس سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اوّل یہ کہ طاقتور قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی قریش کے مظالم سے محفوظ نہ تھے۔ دوسرے یہ کہ کمزور لوگ مثلاً غلام وغیرہ اس وقت ایسی کمزوری اور بے بسی کی حالت میں تھے کہ ہجرت کی بھی طاقت نہ رکھتے تھے۔ جب یہ مہاجرین جنوب کی طرف سفر کرتے ہوئے شُعَیْبَہ پہنچے جو اس زمانے میں عرب کا ایک بندرگاہ تھا تو اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ ان کو ایک تجارتی جہاز مل گیا جو حبشہ کی طرف روانہ ہونے کو بالکل تیار تھا۔ چنانچہ یہ سب امن سے اس میں سوار ہو گئے اور جہاز روانہ ہو گیا۔ قریش مکہ کو ان کی ہجرت کا علم ہوا تو سخت برہم ہوئے کہ یہ شکار مفت میں ہاتھ سے نکل گیا۔ (ان کا پیچھا کر رہے تھے کہ جانے نہیں دینا لیکن وہ چلے گئے۔) چنانچہ انہوں نے ان مہاجرین کا پیچھا کیا مگر جب ان کے آدمی ساحل پر پہنچے تو جہاز روانہ ہو چکا تھا اس لئے خائب و خاسر واپس لوٹے۔ حبشہ میں پہنچ کر مسلمانوں کو نہایت امن کی زندگی نصیب ہوئی اور خدا خدا کر کے قریش کے مظالم سے چھٹکارا ملا۔

(سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے، صفحہ 146 تا 147)

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو سلمہ نے (حبشہ سے واپس آنے کے بعد) حضرت ابو طالب سے پناہ طلب کی تو بنو مخزوم میں سے چند اشخاص ابو طالب کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ تم نے اپنے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنی پناہ میں رکھا ہی ہوا ہے مگر ہمارے بھائی ابو سلمہ کو تم نے کیوں پناہ دی ہے؟ ابو طالب نے کہا اس نے مجھ سے پناہ طلب کی اور وہ میرا بھانجا بھی ہے اور اگر اپنے بھتیجے کو پناہ نہ دیتا تو بھانجے کو بھی پناہ نہ دیتا۔ ابولہب نے بنو مخزوم کے لوگوں سے کہا کہ تم ہمیشہ ہمارے بزرگ ابو طالب کو آ کر ستاتے ہو اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہو۔ بخدا یا تو تم اس سے باز آ جاؤ ورنہ ہم ہر ایک کام میں ان کے ساتھ شریک ہوں گے یہانتک کہ وہ اپنے ارادے کی تکمیل کر لے۔ اس پر ان لوگوں نے (ابولہب کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا کہ اے ابو عتبہ! جس چیز کو تو ناپسند کرتا ہے ہم بھی اس سے پیچھے ہٹتے ہیں۔ ابولہب کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بنو مخزوم کا دوست تھا اور مددگار بھی تھا اس لئے وہ لوگ اس بات سے باز آ گئے کہ ان کو ابو سلمہ کے بارے میں کچھ زور دیں یا زیادتی کریں۔ ابو طالب کو ابولہب سے موافقت کی بات سن کر (جب انہوں نے موافقت کی بات سنی کہ وہ میرے موافق بات کر رہا ہے اور دوسرے قبیلہ کو روک دیا ہے) امید بندھی کہ یہ بھی ہماری امداد پر آمادہ ہو جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے چند اشعار کہے جن میں ابولہب کی تعریف کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد پر اسے ترغیب دلائی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 269 تا 270، قصۃ ابی سلمۃؓ فی جوارہ، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2001)

لیکن بہر حال اس کا اثر کوئی نہیں ہوا اور مخالفت میں بڑھتا چلا گیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ جب میرے خاوند حضرت ابو سلمہؓ نے مدینہ جانے کا قصد کیا تو اپنے اونٹ کو تیار کیا اور مجھے اور بیٹے سلمہ کو جو میری گود میں تھا اس پر سوار کروایا اور پھر چل پڑے۔ آگے جا کر بنو مخزوم کے چند لوگوں نے گھیر لیا اور کہا کہ اُمّ سلمہ ہماری لڑکی ہے ہم اس کو تمہارے ساتھ نہیں جانے دیں گے کہ تم اسے لے کر شہر بہ شہر پھرتے رہو۔ حضرت اُمّ سلمہ کہتی ہیں غرض یہ کہ ان لوگوں نے میرے خاوند کو مجھ سے چھین لیا۔ حضرت ابو سلمہ کے قبیلہ بنو عبدالاسد کے لوگ اس بات پر بہت خفا ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ لڑکا ابو سلمہ کا ہے اس کو ہم تمہارے پاس نہیں چھوڑیں گے چنانچہ وہ میرے بچے کو لے گئے۔ (لڑکی کو اس کے قبیلے نے رکھ لیا اور جو بچہ تھا وہ مرد کے قبیلے والے نے لے لیا۔) اور کہتی ہیں کہ میں بالکل تنہا رہ گئی۔ میں ایک سال تک اسی مصیبت میں گرفتار رہی کہ ہر روز اَبْطَح مقام پر جا کر مَیں روتی رہی۔ ایک روز میرے چچا کے بیٹوں میں سے ایک شخص نے مجھے وہاں روتے دیکھا تو اس کو مجھ پر رحم آیا اور اس نے میری قوم بنو مُغِیرۃ سے جا کر کہا کہ تم اس مسکین عورت کو کیوں ستاتے ہو۔ تم نے اس کو اس کے خاوند اور بچے سے جدا کر دیا ہے اس کو چھوڑ دو۔ اس پر انہوں نے مجھے کہہ دیا کہ اپنے خاوند کے پاس چلی جاؤ۔ حضرت اُمّ سلمہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میرے بیٹے کو بنی عبدالاسد نے واپس کر دیا۔ پھر میں نے اپنے اونٹ کو تیار کیا اور اپنے بچے کو ساتھ لے کر اس پر سوار ہوئی۔ جب میں مدینہ کو روانہ ہوئی تو کوئی بھی مددگار میرے ساتھ نہ تھا۔ جب مقام تنعیم میں پہنچی تو وہاں پر مجھے حضرت عثمان بن ابو طلحہ، (یہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے سَن 6 ہجری میں اسلام قبول کیا تھا) ملے اور مجھے کہنے لگے کہ اے اُمّ سلمہ کدھر جا رہی ہیں؟ میں نے کہا کہ میں اپنے خاوند کے پاس مدینہ جا رہی ہوں۔ حضرت عثمان نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی ہے؟ میں نے کہا کہ خدا کی قسم! کوئی بھی نہیں۔ صرف میرا یہ بیٹا اور خدا میرے ساتھ ہے۔ عثمان نے کہا کہ اللہ کی قسم! اس طرح تن تنہا میں تمہیں ہرگز نہیں جانے دوں گا۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ پھر انہوں نے میرے اونٹ کی مہار پکڑ لی۔ حضرت اُمّ سلمہ بیان کرتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے عرب کے آدمیوں میں سے اتنا معزز شخص کوئی نہیں دیکھا۔ جب منزل پر پہنچتے تو اونٹ کو بٹھا کر الگ ہو جاتے۔ (مختلف جگہوں پہ پڑاؤ ڈالتے ہوئے جاتے تھے۔ جب ایک منزل پر پہنچتے تو اونٹ کو بٹھاتے اور الگ ہو جاتے) میں جس وقت اونٹ سے اترتی تو وہ اونٹ پر سے اس کا کجاوہ اتار کر اسے درخت سے باندھ دیتے اور علیحدہ درخت کے سائے میں جا کر سو جاتے۔ جب چلنے کا وقت ہوتا تو وہ اونٹ کو تیار کر دیتے اور پھر میں اس پر سوار ہو جاتی اور وہ نکیل پکڑ کر چل پڑتے یہاں تک کہ ہم اسی طرح مدینہ پہنچ گئے۔ حضرت عثمان بن ابو طلحہ نے جب قبا میں بنو عمرو بن عوف کے گاؤں کو دیکھا تو مجھ سے کہا کہ اے اُمّ سلمہ! تمہارے خاوند ابو سلمہ یہیں پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ تم خدا کی برکت کے ساتھ اس جگہ میں داخل ہو جاؤ اور پھر عثمان واپس مکّہ کو چلے گئے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 333، ذکر المہاجرین الی المدینہ، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2001)

ہجرت کے دوسرے سال جب رسول اللہ ﷺ غزوہ عُشَیْرَہ کیلئے نکلے تو ابو سلمہ کو مدینہ میں امیر مقرر فرمایا۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد سوم صفحہ 71، عبداللہ بن عبدالاسد، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)

غزوہ عُشَیرَ ہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ’’جمادی الاولیٰ میں پھر قریش مکہ کی طرف سے کوئی خبر پا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ سے نکلے اور اپنے پیچھے اپنے رضاعی بھائی ابوسلمہ بن عبدالاسد کو امیر مقرر فرمایا۔ اس غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی چکر کاٹتے ہوئے بالآخر ساحل سمندر کے قریب یَنْبُع کے مقام عُشَیرَ ہ تک پہنچے۔ اور گو قریش کا مقابلہ نہیں ہوا مگر اس میں آپ نے قبیلہ بنو مُدْلِج کے ساتھ انہی شرائط پر جو بنوضَمُرَ ہ کے ساتھ قرار پائی تھیں ایک معاہدہ طے فرمایا اور پھر واپس تشریف لے آئے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے، صفحہ 329)

بنوضَمُرَ ہ کے ساتھ یہ شرائط طے پائی تھیں کہ بنوضَمُرَ ہ مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں گے اور مسلمانوں کے خلاف کسی دشمن کی مدد نہیں کریں گے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسلمانوں کی مدد کے لئے بلائیں گے تو وہ فوراً آ جائیں گے۔ دوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی طرف سے یہ عہد کیا کہ مسلمان قبیلہ بنوضَمُرَ ہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں گے اور بوقت ضرورت ان کی مدد کریں گے۔ یہ معاہدہ باقاعدہ لکھا گیا اور فریقین کے اس پر دستخط ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد اوّل، صفحہ 133، باب ذکر بعثۃ رسول اللہ ﷺ الرسل بکتبہ ...... الخ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر سیرۃ خاتم النبیین میں لکھا ہے کہ جنگ اُحد میں جو ہزیمت مسلمانوں کو پہنچی اس نے قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف سر اٹھانے پر آگے سے بھی زیادہ دلیر کر دیا۔ چنانچہ ابھی جنگ اُحد پر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا اور صحابہ ابھی اپنے زخموں کے علاج سے بھی پوری طرح فارغ نہیں ہوئے تھے کہ محرم 4 ہجری میں اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں یہ اطلاع پہنچی کہ قبیلہ اسد کا رئیس طُلَیحہ بن خُوَیلد اور اس کا بھائی سلمہ بن خُوَیلد اپنے علاقہ کے لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرنے کیلئے آمادہ کر رہے ہیں۔ اس خبر کے ملتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنے ملک کے حالات کے ماتحت اس قسم کی خبروں کے خطرات کو خوب سمجھتے تھے فوراً ڈیڑھ سو صحابیوں کا ایک تیز رَو دستہ تیار کر کے اس پر ابوسلمہ بن عبدالاسد کو امیر مقرر فرمایا اور انہیں تاکید کی کہ یلغار کرتے ہوئے پہنچیں اور پیشتر اس کے کہ بنو اسد اپنی عداوت کو عملی جامہ پہنا سکیں انہیں منتشر کر دیں۔ چنانچہ ابوسلمہ تیزی مگر خاموشی کے ساتھ بڑھتے ہوئے وسط عرب کے مقام قَطَن میں بنو اسد تک پہنچ گئے اور انہیں جالیا۔ لیکن کوئی لڑائی نہیں ہوئی بلکہ بنو اسد کے لوگ مسلمانوں کو دیکھتے ہی اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے۔ اور ابوسلمہ چند دن کی غیر حاضری کے بعد مدینہ واپس پہنچ گئے۔ اس سفر کی غیر معمولی مشقت سے ابوسلمہ کا وہ زخم جو انہیں اُحد میں آیا تھا اور اب بظاہر مندمل ہو چکا تھا پھر خراب ہو گیا اور باوجود علاج معالجہ کے بگڑتا ہی گیا اور بالآخر اسی بیماری میں اس مخلص اور پرانے صحابی نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے وفات پائی۔

(سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم، اے، صفحہ 511)

انہیں اُلیُسَیرَ ہ کنوئیں کے پانی سے غسل دیا گیا جو عَالِیہ مقام پر بنو اُمیّہ بن زید کی ملکیت میں تھا۔ اس کنوئیں کا نام جاہلیت میں العَبِیر تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر اُلیُسَیرَ ہ رکھ دیا تھا۔ اور حضرت ابوسلمہ کو مدینہ میں دفن کیا گیا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 128، ابوسلمہ بن عبدالاسد دار احیاء التراث بیروت لبنان 1996ء)

حضرت ابوسلمہ کی جب وفات ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے آپ کی کھلی آنکھوں کو بند کیا اور ان کی وفات کے بعد یہ دعا کی کہ اے اللہ! ابوسلمہ سے مغفرت کا سلوک فرما اور اس کے درجات ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند کر دے اور پیچھے رہ جانے والے اس کے پسماندگان میں خود اس کا قائمقام ہو جا۔ اے تمام جہانوں کے رب! اسے بخش دے اور ہمیں بھی۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ دعا کی کہ اے خدا میرے اہل پر میرا جانشین بہترین شخص کو بنانا۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور آنحضرت ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ سے نکاح کر لیا۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، جز ثالث، صفحہ 296، عبداللہ بن عبدالاسد، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

حضرت اُمّ سلمہ کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ حضرت اُمّ سلمہ کے ہاں تشریف لائے اور فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہے جو مجھے فلاں فلاں چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس شخص کو جو بھی مصیبت پہنچے اس پر وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کہہ کر یہ کہے کہ اے اللہ! مَیں اپنی اس مصیبت کا آپ کے ہاں سے ثواب طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے اس کا بدل عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ بیان کرتی ہیں کہ جب ابوسلمہ شہید ہوئے تو میں نے یہ دعا مانگی جبکہ میرا دل پسند نہیں کر رہا تھا کہ میں دعا مانگوں کہ اے اللہ! مجھے ان یعنی حضرت ابوسلمہ کا بدل عطا فرما۔ پھر میں نے کہا ابوسلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ کیا وہ ایسے نہ تھے؟ کیا وہ ویسے نہ تھے؟ یعنی ایسی ایسی خوبیوں اور صفات حسنہ کے مالک تھے۔ پھر بھی میں یہ دعا پڑھتی رہی۔ جب حضرت اُمّ سلمہ کی عدت پوری ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیغام نکاح آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کر لی۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 4، صفحہ 132، مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

شادی کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں لکھا کہ اسی سال (4 ہجری) ماہ شوال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلمہ سے شادی فرمائی۔ اُمّ سلمہ قریش کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں اور اس سے پہلے ابوسلمہ بن عبدالاسد کے عقد میں تھیں جو ایک نہایت مخلص اور پرانے صحابی تھے اور اسی سال فوت ہوئے تھے۔ جب اُمّ سلمہ کی عدت (یعنی وہ میعاد جو اسلامی شریعت کی رو سے ایک بیوہ یا مطلقہ عورت پر گزرنی ضروری ہوتی ہے اور اس سے پہلے وہ نکاح نہیں کر سکتی وہ) گزر گئی تو چونکہ اُمّ سلمہ ایک نہایت سمجھدار اور باسلیقہ اور قابل خاتون تھیں اس لئے حضرت ابوبکر کو ان کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ مگر اُمّ سلمہ نے انکار کیا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود اپنے لئے ان کا خیال آیا جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اُمّ سلمہ کی ذاتی خوبیوں کے علاوہ جن کی وجہ سے وہ ایک شارع نبی کی بیوی بننے کی اہل تھیں وہ ایک بہت بڑے پائے کے قدیم صحابی کی بیوہ تھیں اور پھر صاحب اولاد بھی تھیں جس کی وجہ سے ان کا کوئی خاص انتظام ہونا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ ابوسلمہ بن عبدالاسد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پسماندگان کا خاص خیال تھا۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلمہ کو اپنی طرف سے شادی کا پیغام بھیجا۔ پہلے تو اُمّ سلمہ نے اپنی بعض معذوریوں کی وجہ سے کچھ تامّل کیا اور یہ عذر بھی پیش کیا کہ میری عمر اب بہت زیادہ ہو گئی ہے اور مَیں اولاد کے قابل نہیں رہی۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض اَور تھی اس لئے بالآخر وہ رضامند ہو گئیں اور ان کی طرف سے ان کے لڑکے نے ماں کا ولی ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی شادی کر دی۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے اُمّ سلمہ ایک خاص پائے کی خاتون تھیں اور نہایت فہیم اور ذکی ہونے کے علاوہ اخلاص و ایمان میں بھی ایک اعلیٰ مرتبہ رکھتی تھیں اور ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ابتداءً حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ مدینہ کی ہجرت میں بھی وہ سب مستورات سے اوّل نمبر پر تھیں۔ حضرت اُم سلمہؓ پڑھنا بھی جانتی تھیں اور مسلمان مستورات کی تعلیم و تربیت میں انہوں نے خاص حصہ لیا۔ چنانچہ کتب حدیث میں بہت سی روایات اور احادیث ان سے مروی ہیں اور اس جہت سے ان کا درجہ ازواج النبی میں دوسرے نمبر پر اور کُل صحابہ (مرد و زن) میں بارہویں نمبر پر ہے۔‘‘

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے، صفحہ 530 تا 531)

یہ صحابہ کا ذکر تھا۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے اعلیٰ مقام کو مزید بلندیوں پر لے جاتا چلا جائے اور ہمیں بھی ان نیکیوں کو کرنے کی توفیق دے جو یہ لوگ کرتے رہے۔

اب میں کچھ وفات شدگان کا اعلان کروں گا اور نماز کے بعد ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔

ان میں سے پہلے راجہ نصیر احمد صاحب ناصر ہیں جو واقف زندگی تھے اور مربی سلسلہ تھے اور سابق ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بھی رہے۔ 6/جولائی کو صبح گیارہ بجے 80 سال کی عمر میں ان کی طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ کئی سالوں سے آپ بیمار تھے۔ 2012ء سے ان کی طبیعت آہستہ آہستہ خراب چلی آ رہی تھی۔ گزشتہ تین ماہ سے برین ہیمبرج کی وجہ سے بالکل ہی بستر پر تھے۔ 7/مئی 1938ء کو بھیرہ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ میٹرک کیا۔ اس کے بعد لاہور جا کر محکمہ اریگیشن (Irrigation) میں بطور کلرک نوکری شروع کر دی۔ 1958ء میں انہوں نے زندگی وقف کی اور جامعہ میں داخل ہوئے اور 1965ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد راجہ غلام حیدر صاحب کے ذریعہ آئی تھی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بعد میں پھر اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی بھی بیعت کروائی۔ راجہ نصیر احمد صاحب کے والد کی خواہش تھی کہ ان کا ایک بیٹا وقف زندگی ہو۔ چنانچہ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے راجہ صاحب نے 1958ء میں وقف زندگی کا فارم پُر کیا اور اپنے بڑے بھائی راجہ نذیر احمد صاحب ظفر (مرحوم) کے پاس لے گئے کہ اس پر دستخط کر دیں۔ ان کے بھائی نے انہیں کہا کہ سوچ لیں کہ یہ وقف زندگی بڑا مشکل کام ہے اور بڑا محنت کا کام ہے اور بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ لیکن آپ نے اپنے بھائی کو کہا کہ میں نے بہت سوچ لیا ہے آپ دستخط کر دیں۔ والد تو ان کے فوت ہو چکے تھے۔ اس کے بعد بہر حال آپ نے وقف کیا۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ جامعہ میں داخل ہوئے اور پھر وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں آئے۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد 47 سال جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ پاکستان میں مختلف جگہوں پر مربی کے طور پر خدمات سرانجام دیں اور جب بنگلہ دیش اور پاکستان ایک ہوتے تھے تو مشرقی پاکستان میں یا بنگلہ دیش میں بھی اور مشرقی پاکستان میں بھی ان کو بطور مربی خدمت کی توفیق ملی۔ یوگنڈا میں بھی مبلغ کے طور پر رہے۔ زائرے میں رہے۔ انڈونیشیا میں رہے۔ دو سال جامعہ احمدیہ میں بطور استاد بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پھر صدر انجمن احمدیہ میں نائب ناظر بھی رہے۔ اس کے بعد دس سال ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ خدمت کی توفیق پائی۔ دو سال ایڈیشنل ناظر رشتہ ناطہ۔ پھر دو سال ایڈیشنل ناظر اشاعت کے طور پر ان کو توفیق ملی اور 2012ء میں پھر یہ ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کی اہلیہ ان کی چچا زاد تھیں جو اِن کی زندگی میں وفات پا گئی تھیں۔ اور ان کے تین بیٹے ہیں۔ راجہ محمد احمد صاحب یہاں لندن میں رہتے ہیں۔ راجہ عطاء المنان مربی سلسلہ وکالت تصنیف ربوہ میں ہیں۔ اور راجہ محمد اکبر بھی یہاں انگلستان میں ہی رہتے ہیں۔ بڑے متوکّل اور دعا گو شخصیت تھے۔ ان کے بیٹے ہی لکھتے ہیں کہ آپ بنگلہ دیش میں تھے تو وہاں ایک دفعہ آگ لگ گئی اور احمدیوں کے گھروں کے قریب تک آگ پہنچ گئی۔ اس پر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ تیرے مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے تُو ہمیں اس آگ سے بچا لے۔ کہتے ہیں کہ آگ اس گھر کی طرف آئی اور اس کے ایک کونے کو چُھو کے واپس وہیں رک گئی اور آگے نہیں بڑھی اور احمدیوں کے گھر جو تھے نقصان سے بچ گئے۔

یہ جب یوگنڈا میں تھے تو خانہ جنگی کی وجہ سے وہاں کے حالات خراب ہو گئے۔ لیکن پھر بھی آپ تبلیغ کے لئے جاتے رہتے تھے۔ تبلیغ کے لئے صبح جاتے تھے اور شام کو آتے تھے۔ ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں تھی تو قریب قریب کے علاقوں میں جا سکتے تھے۔ وہاں کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ جماعت اسلامی کا ایک شخص آپ کو کسی تبلیغی جماعت کا مولوی سمجھ کر آیا۔ اس نے کہا کہ اچھا میرے پاس ایک گاڑی ہے وہ آپ خرید لیں اور اس نے کہا کہ 1400 ڈالر کی گاڑی لے لیں۔ آخر سودا گیارہ سو پچاس ڈالر میں طے پایا۔ جماعت کے مالی حالات بھی ایسے نہیں تھے کہ گاڑی خرید سکتے۔ نہ راجہ صاحب کے

کلامُ الامام

’’جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور
انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے
جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 194)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

اپنے حالات ایسے تھے کہ گاڑی خرید سکیں۔ مگر آپ نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ سودا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ پیسوں کا انتظام کر دے تا کہ میں گاڑی خرید سکوں۔ اور اس لئے دعا کی کہ اپنا چولہا اور بستر رکھ کر تبلیغ کے لئے نکل جایا کروں اور تبلیغ میں سہولت رہے گی۔ کہتے ہیں بڑے پریشان تھے۔ سودا بھی ہو گیا تھا۔ چند دن کی مہلت تھی پیسے دینے کی۔ تو کہتے ہیں ایک دن مَیں نے پوسٹ بکس کھولا تو اس میں سے ایک خط نکلا جو اُن کے ایک نسبتی بھائی کا تھا۔ کینیڈا سے آیا ہوا تھا۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ میں نے رات خواب دیکھی کہ آپ کو ساڑھے گیارہ سو ڈالر کی ضرورت ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو کیوں ضرورت ہے۔ لیکن بہر حال وہ پیسے آپ کو بھجوا رہا ہوں اور ساتھ ہی ساڑھے گیارہ سو ڈالر کا چیک بھی تھا۔ اس طرح اور بھی ان قبولیت دعا کے بہت سارے واقعات ہیں۔

قرآن کریم کی تلاوت کا ان کو بڑا شوق تھا۔ یہی لکھتے ہیں کہ والد صاحب کو شوق تھا کہ فضا میں بھی اور پانی میں بھی قرآن کریم ختم کریں۔ خشکی میں تو کئی دفعہ ختم کیا۔ اور بحری سفر میں بھی ان کو قرآن کریم ختم کرنے کی توفیق ملی۔ لیکن ہوائی جہاز کا لمبا سفر نہیں تھا تو جتنا بھی جس حد تک سفر کے دوران پڑھ سکتے تھے وہ پڑھا کرتے تھے۔ ان کے واقف زندگی بیٹے راجہ عطاء المنان جو ہیں، مربی ہیں اور وکالت تصنیف میں آجکل کام کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابّا جان نے ہمیشہ دو نصیحتیں کی تھیں۔ ایک یہ کہ کبھی شرک نہیں کرنا۔ اور دوسرا یہ کہ ہر حال میں خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنا۔ اور خود بھی انہی باتوں کو اپنی زندگی کا محور بنایا۔ والدہ کی عزت و احترام کا یہ حال تھا کہ ان کی ہمشیرہ لکھتی ہیں کہ میری والدہ کی اتنی فرمانبرداری تھی کہ اگر کوئی بات وہ بار بار کہتیں تو ہر دفعہ ان کی بات کو اس طرح سنتے جس طرح وہ پہلی دفعہ سن رہے ہیں۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ آپ پہلے مجھے یہ کہہ چکی ہیں۔ ان کی بہو جو مربی سلسلہ کی بیوی ہیں وہ لکھتی ہیں کہ اٹھارہ سالوں میں اس گھر سے اور خاص کر ابّا جی اور اُمّی یعنی سسر اور ساس سے سوائے عزت، محبت، پیار، مان کے اور کچھ نہیں ملا اور راجہ صاحب میری مرحومہ والدہ کو کہا کرتے تھے کہ میں آپ کی بیٹی کو میکہ بھلوا دوں گا۔ تو انہوں نے کہا کہ بچیاں میکہ کس طرح بھول سکتی ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ جب سسرال میں کوئی بیٹی کی طرح رکھے تو میکے بھول جایا کرتی ہیں۔ بہر حال انہوں نے اپنی بہوؤں سے بھی بڑا پیار اور محبت کا سلوک رکھا۔ یہی لکھتی ہیں کہ ابّا جی کو میں نے عاشقِ خدا، عاشقِ رسول، عاشقِ مسیح موعود علیہ السلام اور عاشقِ خلفائے کرام اور عاشقِ قرآن اور خلافت سے بے انتہا محبت اور حد درجہ اطاعت کرنے والا، معاملہ فہم، صائب الرائے اور انتہائی حلیم پایا۔ لکھتی ہیں ان کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ ہر مہینے قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتے تھے۔ ان کے رشتہ داروں نے بھی لکھا ہے کہ ہم نے دیکھا ہے اور یہ غیر معمولی تھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ان کی ضروریات پوری کرتا تھا اور ان کی دعائیں سنتا تھا۔ بہر حال ایک کامیاب مربی اور مبلغ تھے۔ انتظامی صلاحیت بھی تھی۔ خلافت سے ان کا تعلق جو تھا ایک مثالی تعلق تھا اور ان کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس طرح کا تعلق تھا کہ جس طرح نبض چلتی ہے اس طرح یہ خلافت کے ساتھ جسم کے ساتھ، دل کے ساتھ چلا کرتے تھے اس طرح ان کا خلافت کے ساتھ تعلق تھا اور پاکستان میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے ناظر اعلیٰ بنایا ہے تو اس وقت بھی ایک نمایاں اطاعت کا پہلو میں نے ان میں دیکھا ہے صرف اس لئے کہ خلیفۃ المسیح نے مقرر کیا ہے اور ان کا نمائندہ ہے اس لئے اس کی اطاعت بھی کرنی ہے۔ بہر حال ایک مثالی اطاعت گزار تھے جو کم ہی دنیا میں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ غریبوں کا خیال رکھنے والے۔ جن مربیان کے ساتھ کام کیا ان مربیان کا خیال رکھنے والے۔ ان کی ضروریات کی طرف توجہ دینے والے اور پورا کرنے کی کوشش کرنے والے تھے۔ بہت سارے مربیان نے مجھے لکھا ہے۔

اس کے علاوہ دو شہداء کا جنازہ ہو گا جو جماعت کی وجہ سے تو شہید نہیں لیکن بہر حال ان کی دکان پر ڈاکہ پڑا اور ان کو وہاں ڈاکوؤں نے گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ ان میں ایک مبین احمد صاحب شہید ابن محبوب احمد صاحب ہیں اور دوسرے محمد ظفر اللہ صاحب ابن لیاقت علی صاحب ہیں۔ 7؍جولائی 2018ء کو تقریباً دوپہر کے تین بجے کراچی کے علاقہ ویٹا چوک چورنگی انڈسٹریل ایریا میں ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے تین احمدی خدام مبین احمد صاحب ابن محبوب احمد صاحب اور ظفر اللہ صاحب اور محمد نصر اللہ صاحب کو زخمی کر دیا تھا جس سے مبین احمد صاحب اور ظفر اللہ صاحب کی شہادت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی دکان پر یہ آئے تھے۔ الیکٹرانکس کی دکان تھی اور ڈکیتی کے ساتھ فائرنگ کر گئے۔ کیونکہ اِنہوں نے آگے سے resist کیا تو اُنہوں نے فائرنگ کی اور اِن کو شہید کر دیا۔

مکرم مبین احمد صاحب ابن مکرم محبوب احمد صاحب کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا مکرم چوہدری اللہ داد صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1940ء میں اپنے بڑے بھائی عبدالعزیز پٹواری صاحب کے ذریعہ بیعت کی۔ بیعت کے بعد ان کے بیٹوں نے ان کی مخالفت شروع کر دی اور گھر میں ان کیلئے ایک الگ جگہ مقرر کر دی اور ان کے بستر اور برتن الگ کر دیئے۔ لیکن انہوں نے بڑے صبر سے حالات کا مقابلہ کیا۔ شہید مرحوم کے دادا مکرم علی محمد صاحب جماعت کے سخت مخالف تھے اور مخالف احمدیت عطاء اللہ شاہ بخاری کے مرید تھے جو سخت مخالف تھا اور جب عطاء اللہ شاہ بخاری نے پارٹیشن کے وقت قائداعظم کے بارے میں نازیبا الفاظ کہے، کافر اعظم کہا اور اسی طرح مسلم لیگ کے خلاف بولے۔ تب ان کے دادا ان سے الگ ہو گئے اور پھر جب برصغیر کی تقسیم ہوئی ہے۔ پاکستان، ہندوستان بنا ہے اور جماعت ہجرت کر کے لاہور آئی تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہجرت کے متعلق پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھا تو ان کا پھر جماعت کی طرف رجحان پیدا ہوا اور قیام پاکستان کے بعد یہ فیملی پھر نوابشاہ شفٹ ہو گئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سندھ کے دورے کے دوران شہید مرحوم کے دادا نے ریلوے سٹیشن پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جب دیدار کیا اور حضور کا چہرہ دیکھا تو پھر کہنے لگے یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

مبین احمد صاحب بی اے کے طالبعلم تھے۔ شہادت کے وقت مرحوم کی عمر بیس سال تھی۔ مبین احمد صاحب اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ بردبار طبع، سنجیدہ طبع، متین صورت نوجوان تھے۔ مبین احمد صاحب پنجوقتہ نماز کے عادی تھے۔ گھر میں سب سے پیار سے پیش آتے۔ شہید مرحوم جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ایک فعّال خادم تھے۔ جماعتی کاموں کے لئے اپنا ضروری کام چھوڑنا پڑتا تو پرواہ نہ کرتے تھے۔ شہید مرحوم نے وصیت کی ہوئی تھی اور مسل نمبر آ چکا تھا۔ امید ہے انشاء اللہ اب ان کی وصیت بھی منظور ہو جائے گی۔ اہل محلہ سے بھی بڑے دوستانہ تعلقات تھے۔ اور ہر آنے والے چھوٹے بڑے نے ان کی تعریف کی ہے۔ مبین احمد صاحب اسی واقعہ میں شہید ہونے والے دوسرے خادم محمد ظفر اللہ صاحب کے پھوپھی زاد تھے۔ ان کے پسماندگان میں والد مکرم محبوب احمد صاحب، والدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے علاوہ بہنیں مبینہ محبوب عمر 23 سال، کنزہ محبوب عمر 16 سال اور بھائی امین احمد عمر 13 سال ہیں جو سوگوار چھوڑے ہیں۔

دوسرے شہید جن کا جنازہ ہو گا محمد ظفر اللہ صاحب ابن لیاقت علی صاحب ہیں۔ ان کو اس واقعہ کے دوران تین گولیاں لگی تھیں جس سے ان کے دونوں گردے شدید زخمی ہو گئے۔ ان کا آپریشن کیا گیا۔ وہ آپریشن ٹھیک ہو گیا لیکن پھر طبیعت خراب ہو گئی۔ پھر دوبارہ آپریشن کے لئے ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا لیکن ایک رات پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے خاندان میں بھی احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا غلام دین صاحب کے ذریعہ سے ہوا جو ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت عبدالعزیز پٹواری کے کھیتوں پر کام کرتے تھے۔ آپ ایک دن ان کے ساتھ قادیان گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کے بعد بیعت کر لی۔

محمد ظفر اللہ صاحب شہید کی پیدائش اکتوبر 1993ء کی ہے۔ یہ کراچی میں پیدا ہوئے۔ بڑے ہنس مکھ، خوش اخلاق خادم تھے۔ ہر وقت ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہتی۔ مرحوم جماعتی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ مختلف واسطوں سے خدام الاحمدیہ کے کام کرتے تھے اور اللہ کے فضل سے مرحوم موصی تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 25 سال تھی۔ ان کے پسماندگان میں والد ہیں لیاقت علی صاحب۔ نصیرہ بیگم صاحبہ والدہ۔ پانچ بھائی ہیں۔ وجاہت احمد 33 سال عمر ہے۔ منصور احمد 31 سال، مستنصر احمد 28 سال، شجاع احمد 27 سال، حافظ محمد نصر اللہ 24 سال۔

اس واقعہ میں زخمی ہونے والے تیسرے حافظ نصر اللہ صاحب تھے۔ وہ بھی ان کے بھائی ہیں۔ ان کا آپریشن ہو چکا ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان مرحومین کے درجات بلند فرماتا رہے۔ لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار "اخبار بدر" 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پر نور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تاکہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

"اے بزرگانِ اسلام خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں تمام فرقوں سے بڑھ کر نیک ارادے پیدا کرے اور اس نازک وقت میں آپ لوگوں کو اپنے پیارے دین کا سچا خادم بنا دے۔ میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اُن نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔"

(روحانی خزائن، جلد 6، برکات الدعا صفحہ 34)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

2016-2017ء میں اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں اور نصرت وتائید کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئے ملک HONDURAS میں احمدیت کا نفوذ ہوا، اس طرح اب تک دنیا کے 210 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے

اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ 885 نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور 1056 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا دوران سال 417 مساجد کا اضافہ ہوا ان میں سے 155 نئی تعمیر ہوئیں اور 262 بنی بنائی عطا ہوئیں، اس سال 131 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا، اب مشن ہاؤسز کی کل تعداد 2607 ہے

امسال قرآن کریم کا ڈوگری زبان میں ترجمہ پہلی مرتبہ شائع ہوا، اس طرح اب تک 75 زبانوں میں مکمل قرآن کریم کے تراجم طبع ہو چکے ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم کا تذکرہ

اس سال 112 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 690 مختلف کتب پمفلٹس وغیرہ 59 زبانوں میں 70 لاکھ 32 ہزار 119 کی تعداد میں طبع ہوئے

مختلف ممالک میں 421 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریاں قائم ہو چکی ہیں

اس سال 9 ہزار 471 نمائشوں کے ذریعہ 16 لاکھ 33 ہزار سے زائد اور 12 ہزار 534 بک سٹالز اور بک فیئرز میں شرکت کے ذریعہ 18 لاکھ 70 ہزار سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا

اس سال 96 ممالک میں اسلام احمدیت کے تعارف پر مشتمل مجموعی طور پر ایک کروڑ 20 لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے

مختلف مرکزی دفاتر اور شعبہ جات کی کارکردگی کا مختصر تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 29/جولائی 2017ء بروز ہفتہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

(قسط اول)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے انعامات اور افضال ہیں، آج کے دن اس وقت ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو میرے پاس رپورٹس ہیں اس میں سے مختصراً کچھ پیش کروں گا۔

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نیا ملک ہونڈورس (Honduras) میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور اس طرح اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے دوسو دس (210) ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984ء کے آرڈیننس کے بعد 33 سالوں میں جبکہ مخالفین نے احمدیت کو مٹانے کا دعویٰ کیا تھا، بڑ ماری تھی، اللہ تعالیٰ نے 119 نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام فرمایا ہے۔

ہونڈورس (Honduras) ملک جو ہے یہ وسطی افریقہ میں واقع ہے۔ اسکے شمال میں گوئٹے مالا، مغرب میں ایل سلواڈور (El-Salvador)، جنوب میں نکاراگووا (Nicaragua) وغیرہ ہیں اور بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کے ساتھ اس کی حدود ملتی ہیں۔ مقامی زبان سپینش ہے اور اس ملک کی آبادی آٹھ کروڑ تین لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ یہاں کینیڈا سے ایک داعی الی اللہ صدیق صاحب فروری 2017ء میں گئے تھے اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔ میئر کے ساتھ میٹنگز بھی ہوئیں۔ تبلیغی نشستیں بھی ہوئیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے چار افراد کو بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ بعد میں وہاں ہمارے مبلغ سلسلہ ظاہر احمد صاحب کو مقرر کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک 51 بیعتیں ہو چکی ہیں اور باقاعدہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 49 ممالک میں وفود بھیج کر نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ تربیتی پروگرام بنائے گئے اور رجسٹریشن کے حوالے سے بھی جائزہ لیا گیا۔ لیف لیٹس بھی تقسیم کئے گئے اور اس طرح بہت سارے ممالک میں بڑا اچھا اس کا اثر ہوا ہے اور پرانے رابطے جو ہیں وہ بحال ہو رہے ہیں۔

نئی جماعتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ مختلف ممالک میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 885 ہے۔ اور اس کے علاوہ 1056 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں غانا سرفہرست ہے۔ یہاں اس سال 147 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر بینن ہے جہاں 136 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ پھر سیرالیون ہے یہاں 115 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ بینن میں 95 جماعتوں کا قیام ہوا۔ پھر آئیوری کوسٹ میں 77 جماعتیں قائم ہوئیں۔ سینیگال میں 51 ہے۔ نائیجیریا، مالی 31، 31۔ کانگو کنساشا میں 26۔ ٹوگو میں 23۔ تنزانیہ میں 15۔ یوگنڈا میں 13، اور گنی کناکری میں اور جرمنی میں 12، 12۔ کونگو برازویل میں 11، گنی بساؤ میں 10، گیمبیا اور انڈونیشیا میں 9، 9 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسی طرح الجیریا میں اور دوسری جگہوں پہ بھی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات

نئی جماعتوں کے قیام کے بعض واقعات دلچسپ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک دو پیش کروں گا۔

کیمرون کے مبلغ انچارج صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے معلم یوسف بیلو صاحب نے شمال مغربی ریجن کے کیپٹل بامِنڈا (Baminda) سے 35 کلومیٹر دور ایک گاؤں سَوپ (Sop) کا تبلیغی دورہ کیا۔ وہاں گاؤں کے امام ' محمد عمرؤ' صاحب سے ملاقات ہوئی اور انہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ ابھی انہیں جماعت کا تعارف کروا رہے تھے کہ انہوں نے اپنا ٹی وی چلا دیا اور اس پر ایم ٹی اے لگا ہوا تھا۔ گاؤں کے امام کہنے لگے کہ ہم گزشتہ دو سال سے ایم .ٹی .اے دیکھ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کے امام کے تمام پروگرام اور اقتباس سنتے ہیں۔ آپ ہمیں جماعت کا تعارف نہ کروائیں بلکہ یہ بتائیں کہ ہم جماعت میں کس طرح شامل ہو سکتے ہیں اور ہمارا جماعت کے ساتھ مستقل رابطہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ان کے علاقہ میں انگریزی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ چنانچہ انہیں شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں اور انگریزی زبان میں لٹریچر مہیا کیا گیا۔ اس کے بعد اس گاؤں کے امام محمد عُمرو صاحب نے خود سارے گاؤں میں جماعت کا تعارف کروایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں آٹھ دیہاتوں سے سات ہزار پانچ سو تریسٹھ لوگ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں اور آٹھ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ اس علاقے میں ایم ٹی اے کی مزید ڈشیں لگوائی گئی ہیں تا کہ نومبایعین جلسہ یوکے سے مستفیض ہوں اور عالمی بیعت میں بھی شامل ہوں۔

بینن سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہمارے معلم ایک گاؤں مِیدِ یُونتا (Mediunta) میں تبلیغ کیلئے گئے۔ یہاں کی اکثریت بت پرستی کرنے والی ہے۔ معلم صاحب نے اسلام اور جماعت کا تعارف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف پیش کیا اور تصویر بھی لوگوں کو دکھائی۔ اس پر لوگ کہنے لگے کہ اس شخص کے چہرے پر ایک نور ہے اور یقیناً اس شخص نے جو دعویٰ کیا ہے وہ سچا ہے۔ اور اُسی وقت 150 کے قریب افراد جو وہاں موجود تھے سبھی نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ اس طرح یہاں نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

گنی کناکری کے ایک لوکل معلم شریف صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن صبح نماز تہجد میں مَیں نے خوب دعا کی کہ اے اللہ ہمیں اس راستے پر لے جا جہاں لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے منتظر ہوں۔ کہتے ہیں چنانچہ صبح اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے ایک راستے پر چل پڑے۔ راستے میں کئی گاؤں نظر آئے لیکن ہم کہیں نہیں رکے۔ خدائی تقدیر ہی ہمیں لے کر جا رہی تھی۔ چنانچہ ایک گھنٹہ موٹر سائیکل پر چلنے کے بعد ہمیں ایک گاؤں نظر آیا جس کا نام ' گار' (GAR) تھا۔ اس گاؤں میں داخل ہونے کے بعد جو پہلا شخص ہمیں ملا اس سے ہم نے اپنے آنے کی غرض بیان کی۔ اس پر اس نے بتایا کہ مَیں مسجد کمیٹی کا ممبر ہوں اور اس گاؤں والے بہت عرصے سے جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی آمد کے منتظر تھے۔ آپ میرے ساتھ مسجد چلیں باقی باتیں امام کی موجودگی میں ہوں گی چنانچہ ہم مسجد میں چلے گئے۔ نماز ظہر پر جب لوگ جمع ہو گئے تو تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ جب انہیں امام مہدی علیہ السلام اور مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا بتایا تو امام سمیت گاؤں کے سارے لوگ کہنے لگے کہ ہم تو آپ لوگوں کے بہت دیر سے منتظر تھے۔ اس دور دراز گاؤں میں آپ کی آمد ہی ہمارے لئے معجزہ سے کم نہیں ہے۔ ہم لوگ آپ کے ساتھ ہیں اور یہ بات ہم زبان سے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ ہمارے دل کی آواز ہے۔ وہ اس بات کو مسلسل دہراتے رہے۔ کہتے ہیں کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اس علاقے میں تین ہزار کے قریب بیعتیں ملیں۔

اسی طرح اور بہت سارے ممالک کی رپورٹس میں ذکر ہے۔ اب مَیں ان کا ذکر چھوڑ رہا ہوں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی بنی بنائی مساجد

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد۔ جماعت کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ان کی مجموعی تعداد 417 ہے جن میں سے 155 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 262 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل کافی لمبی ہے۔ مختلف ممالک میں کینیڈا میں، آسٹریلیا میں جرمنی

میں، ہندوستان میں اور لائبیریا میں۔ افریقہ کے مختلف ممالک میں۔ گیمبیا میں تنزانیہ میں مساجد ملی ہیں۔

مساجد کے تعلق سے بعض واقعات ہیں۔ ایک دو پیش کرتا ہوں۔ امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں 'نابور' (Naabur) کے تمام لوگ لا مذہب تھے اور اب یہ سارا گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حقیقی اسلام اور احمدیت کی آغوش میں آ چکا ہے۔ پہلے اس گاؤں میں کوئی مسجد نہیں تھی جس پر ہمارے معلم نے پتھروں کی حد بنا کر نماز کیلئے جگہ مختص کر دی اور لوگوں کو مسجد کے آداب سکھائے اور بتایا کہ اسکے اندر جوتے اتار کر عبادت کرنی ہے۔ اس پر گاؤں کے بچوں نے اپنے گھروں میں بھی پتھروں سے جگہ مختص کر کے وہاں نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ اور پھر تمام گاؤں والوں نے وقارِ عمل سے مٹی کی مسجد تعمیر کی اور اس میں نمازیں ادا کرنے لگے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

امیر صاحب کانگو لکھتے ہیں کہ مسجد بیت الاسلام کے افتتاح کے موقع پر جماعت اہل سنّت کے امام صاحب نے کہا کہ مَیں پہلے چاہتا تھا کہ اس شہر میں کسی صورت میں بھی جماعت احمدیہ کی مسجد نہ بن سکے۔ اسی لئے مَیں نے مسجد کا کام رکوانے کیلئے کافی کوشش بھی کی۔ مگر آج اسلام احمدیت کا حقیقی چہرہ دیکھ کر میرا خیال بدل گیا ہے۔ آج میں نے حقیقی اسلامی روح احمدیوں میں دیکھی اور محسوس کی ہے۔ میں اللہ سے اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔

بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ پوبے ریجن کے ایک گاؤں ٹیفی (Teffi) میں تقریباً دس سال قبل جماعت قائم ہوئی تھی اور تب سے ہی مخالفین کوششوں میں لگے ہوئے تھے کہ وہاں سے جماعت ختم کی جائے۔ دوران سال ایک عرب تنظیم کے نمائندے اس گاؤں میں گئے اور کہنے لگے کہ آپ لوگ دس سال پہلے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور ابھی تک جماعت احمدیہ نے آپ کو صرف کچی مسجد بنا کر دی ہے۔ اگر آپ لوگ جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں تو ہم آپ کو ایک پکّی اور بڑی مسجد بنا کر دیں گے۔ مگر گاؤں کے تمام احمدی افراد نے ان کی اس پیشکش کو مسترد کر دیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ اور معلم گزشتہ دس سال سے اس جنگل میں آ رہے ہیں اور ہماری تربیت کرتے اور ہر خوشی غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی ہمیں اصل اسلام کا چہرہ نظر آیا ہے۔ چنانچہ وہ مخالف وہاں سے ناکام ہو کر واپس چلے گئے اور اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہاں پکّی مسجد تعمیر کرنے کی بھی توفیق مل گئی۔

گنی کناکری کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جب ہم وہاں پہنچے تو پتا چلا کہ جماعت کے مخالف گروپ نے پورے علاقے کے مولویوں کو ہمارے آنے سے پہلے ہی دعوت دے رکھی تھی۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ ان کا ارادہ ہم پر پتھراؤ وغیرہ کرنے کا بھی تھا لیکن انہیں ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ مخالفین کہنے لگے کہ ہمیں کسی مسجد کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا ہم وہاں سے واپس آ گئے۔ لیکن دل بہت پریشان اور دکھی تھا۔ ابھی اس بات پر دو دن نہیں گزرے تھے کہ ہمیں ایک اور علاقہ کویا (Coyah) سے دعوت ملی کہ ہم وہاں جماعت کا پیغام پہنچانے کے لئے آئیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ایک بڑی تعداد میں لوگ ہمارے منتظر تھے جس میں علاقے کے امام بھی شامل تھے۔ ان کو تفصیل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور ان پر ایمان لانے کیلئے قرآن و حدیث سے دلائل دیئے تو وہ تمام افراد بشمول امام، جماعت میں شامل ہونے کیلئے تیار ہو گئے اور قریب ہی ایک مسجد جو کہ زیر تعمیر تھی وہ قانوناً جماعت کے نام کر دی گئی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک مضبوط جماعت بھی قائم ہو گئی۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال 131 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا اور مشن ہاؤسز کی کل تعداد اب 2607 ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مشن ہاؤسز کا قیام عمل میں آیا۔ جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقارِ عمل ہے۔ اکثر مساجد اور مشن ہاؤسز اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقارِ عمل کے ذریعہ سے بنائے گئے۔ چنانچہ اس سال چھیانوے ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق کل 71 ہزار 474 وقارِ عمل کئے گئے جن کے ذریعہ 24 لاکھ 27 ہزار سے اوپر یو.ایس ڈالر کی بچت ہوئی۔

وکالت تصنیف یُو.کے

وکالت تصنیف یُو.کے (UK) کے تحت نئے تراجم کی اشاعت ہوئی۔ اس سال قرآن کریم کا ڈوگری زبان میں ترجمہ پہلی مرتبہ قادیان سے تیار ہو کر طبع کروایا گیا۔ ڈوگری زبان ہندوستان کے صوبہ جموں اور کشمیر میں بولی جاتی ہے۔ یہ ترجمہ تفسیر صغیر کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔ قرآن کریم کا مکمل ترجمہ اب 74 زبانوں میں طبع کیا جا چکا تھا اور یہ ترجمہ پہلے ہو چکا تھا اب یہ ملا کر کُل 75 زبانوں میں ترجمہ قرآن کریم مکمل ہو چکا ہے۔

قرآن کریم کے چائنیز ترجمہ کی نظر ثانی کر کے دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کا جاپانی ترجمہ بھی بعض درستیاں کر کے دوبارہ تیار کیا گیا ہے۔ جاپانی ترجمہ میں ہمارے جاپانی احمدی محمد اویس کوبا یاشی صاحب نے بڑے اخلاص اور محنت سے پانچ سال میں یہ کام مکمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔

تراجم کتب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف 'حجۃ الاسلام' کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح 'حقیقۃ المہدی' کا اردو اور عربی حصہ کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔ 'عصمت انبیاء' کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ The Life and Character of the Seal of Prophets۔ سیرۃ خاتم النبیینؐ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی جو کتاب ہے اس کے پہلے دو حصوں کا انگریزی ترجمہ تھا۔ اب اس کے تیسرے حصہ کا بھی ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

پھر اسی طرح اور لٹریچر ہے جماعت کے مختلف علماء کا، ان کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔

'فتح مباہلہ یا ذلتوں کی مار' جو کتاب تھی اس کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔ جلال الدین صاحب شمس کی تصنیف ?Where did Jesus die اس تصنیف کے کئی ایڈیشن کئی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ موجودہ ایڈیشن میں کتاب میں بائبل کے جو حوالہ جات شامل کئے گئے ہیں انہیں ٹھیک کیا گیا ہے۔ 'عرفان ختم نبوت' کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک عیسائی کی طرف سے ایک گندی اور دل آزار کتاب 'امہات المؤمنین' شائع کئے جانے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتاب 'البلاغ' لکھی تھی جس میں مسلمانوں کی اس حوالے سے رہنمائی فرمائی کہ ان کے اعتراض کا مؤثر رنگ میں جواب تیار کر کے شائع کروانا چاہئے۔ اس کتاب کا پورا نام 'البلاغ' یا 'فریاد درد' ہے۔ ایک حصہ اردو میں ہے اور دوسرا حصہ عربی میں۔ اس کتاب کو عربی احباب کے استفادہ کیلئے اس سال شائع کیا گیا ہے۔

فرنچ کتب 'پیغام صلح'، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، 'کشتی نوح'، 'الوصیت' وغیرہ شائع ہوئیں۔

رشین میں کچھ کتب اور بعض میرے ایڈریس اور تقریریں شائع کی گئیں۔

سواحیلی ڈیسک میں 'اسلامی اصول کی فلاسفی'، 'استفتاء'، 'لیکچر لاہور'، 'معیار المذاہب'، 'سناتن دھرم'، 'پیغام صلح'، وغیرہ شائع کی گئیں۔

بنگلہ ڈیسک کے تحت 'براہین احمدیہ' حصہ اول و دوم اور 'نشان آسمانی' کا ترجمہ کیا گیا۔

وکالت اشاعت (طباعت)

بچوں کی بعض کتب شائع کی گئیں اور اس طرح دوسرا مختلف لٹریچر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 112 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال 690 مختلف کتب 59 زبانوں میں شائع کی گئیں جن کی تعداد ستّر لاکھ بتیس ہزار ایک سو انیس (70,32,119) ہے اور ان کی تفصیل ہے۔

جماعتوں کے ذریعہ فری لٹریچر کی تقسیم

جماعتوں کے ذریعہ فری لٹریچر کی تقسیم۔ مختلف ممالک میں مختلف عناوین پر مشتمل 2 ہزار 667 کتب، فولڈرز اور پمفلٹ ستّر لاکھ تہتّر ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کئے گئے۔ کل تقریباً پونے دو کروڑ افراد تک اس طرح پیغام پہنچا۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

دوران سال لندن سے مختلف اکاون زبانوں میں تین لاکھ اسّی ہزار سے زائد تعداد میں کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔

قادیان سے مختلف ممالک کو کتب کی ترسیل

قادیان سے دوران سال آٹھ ممالک کو ان کی لائبریریز اور دیگر ضروریات کیلئے کتب بھجوائی گئیں۔

ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا قیام

دنیا کے 79 ممالک سے آمدہ رپورٹ کے مطابق 421 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا مختلف ممالک میں قیام ہو چکا ہے جن کے لئے لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئیں۔

رقیم پریس یُو.کے اور افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدیہ پریس

رقیم پریس یُوکے (UK) اور جو افریقہ کے مختلف پریس ہیں ان میں اس سال چھپنے والی کتب کی تعداد تین لاکھ پینتالیس ہزار سے اوپر ہے۔ الفضل انٹرنیشنل رقیم پریس سے شائع ہوتا ہے۔ جماعتی رسائل ہیں، میگزین ہیں، پمفلٹ، لیف لیٹس اور مختلف فولڈرز وغیرہ۔ بعض کتب بھی شائع کی گئیں۔

اسی طرح افریقہ کے جو پرنٹنگ پریس ہیں ان میں کتب کی مجموعی تعداد چھ لاکھ اڑتیس ہزار ہے۔ رسائل اخبارات اور دوسرے لٹریچر کی تعداد پینتیس لاکھ ہے۔

نمائش، بک سٹال اور بک فیئرز

موصولہ رپورٹ کے مطابق 9 ہزار 471 نمائشوں کے ذریعہ 16 لاکھ 33 ہزار سے اوپر افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ 12 ہزار 534 بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ 18 لاکھ 70 ہزار سے اوپر افراد تک پیغام حق پہنچا۔

نمائشوں کے حوالہ سے واقعات اور لوگوں کے تأثرات

نمائشوں کے ذریعہ جو واقعات ہیں ان میں سے ایک بیان کرتا ہوں۔ سیکرٹری تبلیغ نیڈم ہاؤزن (Niedemhausen) جرمنی لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک نمائش کا انعقاد کیا جس پہ بہت سارے جرمن مہمان آئے اور ان میں سے بعض نے اپنے تأثرات کا اظہار بھی کیا۔ کچھ مہمانوں نے کہا کہ یہاں آنے سے پہلے انہیں بہت خوف تھا لیکن اب یہاں سے واپس جاتے وقت دل کو تسلی ہوئی ہے۔ ایک جرمن مہمان نے کہا کہ میرے ذہن میں اسلام کی غلط تصویر تھی لیکن اب وہ ٹھیک ہو گئی ہے۔ نمائش دیکھنے اور اسلامی تعلیمات کو جاننے کے بعد میرے اور میری اہلیہ کے دل میں اب اسلام کے بارے میں کوئی خوف نہیں رہا۔ متعدد مہمانوں نے اس بات کا کھل کر اظہار کیا کہ میڈیا کی اسلام کے بارے میں غلط تشریحات کی وجہ سے اسلام کو دہشتگردی اور سفاکیت کا مذہب سمجھا جاتا ہے اور میڈیا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''تم میں سے کسی کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے اور یہ نہ کہتا پھرے کہ مَیں نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی۔''

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء اور فجر ہے کاش کہ وہ جانتے جو ثواب عشاء اور فجر کی نماز میں ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

نے اسلام کو داعش کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ لیکن آج ہمیں اسلام کی یہ خوبصورت اور پُرامن تعلیم کا پتا چلا ہے۔ ہمیں جہاد کی حقیقت کا پتا چلا ہے۔ ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کا پیغام دنیا میں سب سے طاقتور ہے۔ ایک بوڑھا شخص نمائش دیکھنے کے لئے آیا اس نے ہمیں ایک پرانا جماعتی دعوت نامہ اور قرآن مجید دکھایا اور بتایا کہ وہ جماعت کے تیرھویں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر موجود تھا اور آج وہ جماعت کی ترقیات سے بہت خوش ہے۔

بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ بعض واقعات

کولون میں ایک عمر رسیدہ جرمن شخص آیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے بتایا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ پچاس سال بعد جرمنی کا نام کیا ہوگا۔ پوچھنے پر کہنے لگا کہ آج سے پچاس برس بعد جرمنی کا نام اسلامی جمہوریہ جرمنی ہو گا۔ ایک خاتون کولون میں چھٹیاں منا کر اپنے خاوند اور بچوں کے ہمراہ واپس جا رہی تھی۔ اس نے ہمارا تبلیغی سٹال دیکھا تو ادھر آ گئی۔ اس خاتون نے بتایا کہ اس نے جماعت احمدیہ کی مسجد کی افتتاحی تقریب میں بھی شرکت کی تھی اور امام جماعت کی تقریر سنی تھی اور بہت متأثر ہوئی تھی۔ موصوفہ کہنے لگی کہ آپ لوگ بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور امن کے لئے کام کر رہے ہیں۔

فجی کے شہر ’سِنگاٹوکو‘ میں بک سٹال لگایا گیا۔ اس کے ذریعہ ایک لوکل فجیین لوکے (Loke) صاحب کے ساتھ رابطہ ہوا اور پھر ان کے ساتھ تبلیغی نشستیں ہوتی رہیں جس کے نتیجہ میں موصوف نے اپنے بچوں سمیت بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

پٹیالہ یونیورسٹی میں بک فیئر کے موقع پر غیر احمدی طلباء جو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ہمارے سٹال پر آئے اور ہماری کتب کا مشاہدہ کیا۔ ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور جماعتی ویب سائٹ کا ایڈریس دیا گیا۔ اگلے دن یہ طلباء دوبارہ ہمارے سٹال پر آئے اور اس بات کا اظہار کیا کہ انہوں نے رات ہماری ویب سائٹ پر وزٹ کیا اور انہیں سمجھ آ گئی کہ جماعت کے بارے میں جو غلط باتیں بتائی جاتی ہیں ان میں کوئی صداقت نہیں اور آپ کی جماعت درحقیقت سچی جماعت ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسلام کے تعلق سے بہت سی کتب خریدیں۔ نیز اس بات کا وعدہ کیا کہ انشاء اللہ ہم قادیان بھی ضرور آئیں گے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا جو منصوبہ تھا اس سال چھیانوے ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس کے ذریعہ سے اڑھائی کروڑ کے قریب افراد تک پیغام پہنچا۔ ان میں جرمنی سرفہرست ہے پھر یوکے ہے۔ پھر سپین، میکسیکو وغیرہ۔ کینیڈا۔ ہالینڈ پھر امریکہ، بیلجیئم۔

جامعہ یوکے کے جو فارغ التحصیل طلباء ہیں ان کو سپین بھجوایا جاتا ہے۔ اس سال سات لاکھ انتالیس ہزار کے قریب انہوں نے لیف لیٹس تقسیم کئے۔ اور اسی طرح میکسیکو اور گوئٹے مالا میں بھی فلائرز کی تقسیم ہوئی۔ وہاں بھی جامعہ کینیڈا کے طلباء جاتے ہیں۔ انہوں نے دو لاکھ سے اوپر لیف لٹس کی تقسیم کی۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران بعض واقعات جو پیش آئے۔ آسٹریلیا میں پریس اینڈ میڈیا کے انچارج لکھتے ہیں کہ جب جماعت نے تسمانیہ میں لیف لیٹس تقسیم کئے تو آسٹریلیا کے ایک بڑے نیشنل ٹی وی چینل اے بی سی (ABC) نے اسے خوب نشر کیا اور آسٹریلیا بھر میں یہ نیوز دکھائی گئی۔ چنانچہ ویسٹرن آسٹریلیا کے دور دراز کے ایک چھوٹے سے قصبہ سے ایک شخص نے جماعت سے رابطہ کیا جو جماعت کی امن، بھائی چارہ، حُبّ الوطنی اور حقیقی اسلامی تعلیمات کے فروغ کی کوششوں سے بیحد متاثر ہوا اور اس کی بہت تعریف کی۔ مزید برآں اس نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ یہ لیف لیٹ اس کے علاقہ میں بھی تقسیم کئے جائیں بلکہ کہنے لگا وہ خود لیف لیٹس تقسیم کرنے میں مدد کرے گا۔

کوئینز لینڈ کے مربی لکھتے ہیں وہاں بھی اس طرح بہت لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا اور مدد کی۔

اظہر گورایہ صاحب مربی سلسلہ نے میکسیکو کے شہر مریڈا (Marida) میں فلائر تقسیم کئے۔ وہ کہتے ہیں کہ فلائر کی تقسیم کے نتیجہ میں کئی تبلیغی رابطے قائم ہوئے۔ ایک صحافی سے بھی رابطہ قائم ہوا جس نے جماعت کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کر کے مقامی اخبار میں شائع کی جس کے نتیجہ میں ایک بڑی تعداد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ اس دوران پہلے سے زیر رابطہ افراد میں سے چار احباب کو جماعت احمدیت قبول کرنے کی بھی توفیق ملی۔

سیکرٹری خارجہ فرانس لکھتے ہیں کہ فرانس میں ایک بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اس کے اختتام پر ایک مقامی دوست نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں دہریہ ہوں اور کسی مذہب اور خدا کی ہستی پر یقین نہیں رکھتا۔ لیکن اس کانفرنس کے بعد مَیں یہ کہنے میں ذرا بھی تردّد محسوس نہیں کرتا کہ آج اس ملک میں جماعت احمدیہ جیسی کوئی دوسری ایسوسی ایشن نہیں اور نہ ہی کوئی مذہب آپ جیسی تعلیم پیش کر سکتا ہے۔ نیز بڑی بھرّائی ہوئی آواز میں جذباتی رنگ میں کہنے لگا کہ میں خود تو دہریہ ہوں لیکن میں نے آپ کے فلائرز لے لئے ہیں مَیں اپنے تمام جاننے والوں کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ کیا ہے۔

عربک ڈیسک

عربی ڈیسک کے تحت گزشتہ سال جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ان کی تعداد تقریباً 124 ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’البلاغ‘ پرنٹنگ کیلئے بھجوا دی گئی ہے اور کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 12 جس میں سراج منیر، استفتاء، حجۃ اللہ، تحفہ قیصریہ، محمود کی آمین، سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب یہ بھی پرنٹنگ کیلئے تیار ہے۔ اور بعض کتب کا ترجمہ نظر ثانی ہو رہا ہے اور کافی لٹریچر اللہ کے فضل سے انہوں نے پیدا کیا ہے۔

بعض عربوں کے قبول احمدیت کے واقعات

عربوں میں بعض قبولیت کے واقعات۔ محترمہ مرو صاحبہ لکھتی ہیں کہ دو سال قبل تہجد میں دعا کر رہی تھی کہ اس جماعت کے بارے میں رہنمائی فرما۔ اسکے بعد سو گئی اور خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے میرے سوال کا جواب میرے موبائل پر میسج کے ذریعہ دیا ہے جس میں لکھا تھا خدا سے تعلق پیدا کرو تمہیں علم صرف خدا تعالیٰ سے ہی ملے گا۔ کہتی ہیں اسکے بعد میں نے محسوس کیا کہ بات تو بالکل واضح ہے۔ پھر میں نے بیعت کر لی اور مشاہدہ کیا کہ جب بھی میں کسی چیز کی خواہش کرتی ہوں تو بہت جلد پوری ہو جاتی ہے خواہ وہ دنیاوی چیز ہو یا دینی۔ اس سے مجھے خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین ہو گیا۔ میں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے وجود کو محسوس کیا۔

وسیم بشیر صاحب سیریا کے ہیں۔ آجکل ترکی میں ہیں۔ کہتے ہیں خاکسار احمدیت سے متعارف ہونے سے قبل ہمیشہ رو رو کر دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھے راستے پر چلائے اور اس غرض سے اسلام اور دیگر ادیان کا مطالعہ بھی کیا کرتا تھا۔ ایک دن خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور پھر قریب آ کر مجھے بوسہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی شکل مبارک تبدیل ہو گئی اور آپ ابھی تک مسکرا رہے تھے۔ مَیں حیران تھا کہ یہ دوسرا چہرہ کس کا ہے۔ کہتے ہیں یہ 2002ء کی بات ہے۔ اس کے بعد ایک دن انٹرنیٹ پر احمدیت کا نام پڑھا لیکن ساتھ ہی مخالفین احمدیت کی تحریریں پڑھیں جن کی بنا پر بات آگے نہ بڑھ سکی۔ پھر 2009ء میں اتفاقاً دیکھا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی جو ہو بہو ویسی ہی تھی جیسی مَیں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا چہرہ دیکھا تھا۔ کہتے ہیں مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جو سو سال پہلے آئے اور گزر گئے لیکن ہمیں پتا بھی نہ چلا۔ اس کشمکش میں رات گزری۔ فجر کی نماز میں مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے اس شخص کی حقیقت بتا دے۔ اسی دن جب میں کام پر گیا تو وہاں ایک ساتھی نے کہا کہ کل رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تم مسیحی بن گئے ہو لیکن نصاریٰ سے مختلف ہو۔ تم مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھتے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہو لیکن تم مسیحی ہو گئے ہو۔ یعنی مسلمان مسیحی ہو گئے ہو۔ کہتے ہیں مَیں نے دل میں کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے پیغام ہے۔ چنانچہ میں نے زیادہ توجہ سے دیکھنا شروع کر دیا اور مخالفین کی کتابیں بھی پڑھنے لگا۔ پھر میں دنیاداری میں کھو گیا اور ایم ٹی اے بھی غائب ہو گیا۔ لیکن اچانک 2013ء کے آخر میں دوبارہ ایم ٹی اے سامنے آیا تو مجھے لگا کہ جیسے مجھے ایک خزانہ مل گیا ہو۔ جماعتی ویب سائٹس سے کتب بھی پڑھیں جس سے مجھے تسلی ہو گئی اور میں نے ویب سائٹ پر ہی 2014ء میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ بیعت قبول ہو گئی اور مجھے ایک اطمینان حاصل ہو گیا۔

اخلاص و وفا کے اظہار اور اطمینان قلب حاصل ہونے کے بارے میں بعض خطوط ہیں۔ سعودیہ سے ایک صاحب مجھے لکھتے ہیں کہ اگر کوئی دلیل نہ بھی ہو تو احمدیت قبول کرنے کے بعد اطمینانِ قلب کا شعور اور یہ احساس کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے یہی حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ السلام کی صداقت کے لئے بطور دلیل کافی ہے۔ تزکیہ، تعلیم الکتاب اور حکمت خدا تعالیٰ کی طرف سے صادق مرسل کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

اردن سے ایک صاحب قاسم صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی سب سے خوبصورت اور عظیم دلیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے خلافت کی محبت اور اطاعت میرے دل میں خود پیدا کر دی ہے۔ کہتے ہیں چند سال قبل جب میں نے بیعت کا فیصلہ کیا تو میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ کیا واقعی جماعت اب تک حق پر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد پر گامزن ہے یا نہیں۔ اس وقت تک مجھے خلافت کا کچھ علم نہ تھا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے خواب میں مجھے دکھایا کہ خلیفۃ المسیح سلامتی اور امن پھیلا رہے ہیں اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر رکھا اور انگوٹھی کو بوسہ دیا۔ اس وقت میں نے آپ کی شفقت اور مہربانی کو محسوس کیا اور میرے دل میں آپ کیلئے غیر معمولی محبت پیدا ہو گئی جو دن بدن بڑھ رہی ہے۔ مَیں تجدید بیعت کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی اطاعت سے نکلنے والے ہر شخص سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔

اسی طرح تیونس سے ایک صاحب بشیر انصاری صاحب کہتے ہیں کہ دعا کریں ہم آسمان پر احمدی لکھے جائیں۔ اللہ کے فضل سے ہم کسی تکلیف سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ڈر ہے، تو صرف یہ ہے کہ ہماری کسی تقصیر سے جماعت کو نقصان نہ پہنچے۔ دعا کریں کہ ہم جماعتی ترقی میں روک نہ ہوں بلکہ اس کے لئے فدا ہوں۔ اگر ہم مسیح موعود کے دار سے محروم ہو گئے تو اور کہاں پناہ لیں گے۔ احمدیت ہی ہماری زندگی ہے۔

خطبات کا اثر

بعض لوگ اپنے تأثرات خطبات سننے کے بعد بھی لکھ دیتے ہیں۔ ترکی سے عبداللہ صاحب مجھے لکھتے ہیں کہ زندگی کا مزہ اور سکون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اور خلافت سے جڑنے کے بعد ہی نصیب ہوا ہے۔ آپ کے خطبات سن کر ایمان میں اضافہ ہوتا

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (سورۃ البقرۃ:46)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے اپنے صالح بندوں کیلئے جو کچھ تیار کیا ہے وہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔‘‘

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر سورۃ السجدہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

ہے۔ 23/دسمبر 2016ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سن کر تو آنکھوں میں آنسو آ گئے جہاں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے عزیزو! صدق اور اخلاص کے بغیر کوئی مقام نہیں ملتا۔ مصفّٰی قطرہ بنو کہ وہی جوہر بنتا ہے۔

پھر صابر جابر صاحب فلسطین سے لکھتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے خلافت کی نعمت عطا کی ہے۔ خلیفۂ وقت کا وجود ایک باپ کی طرح ہے جو سب بچوں کا خیال رکھتا ہے اور وہ اس کے گرد اکٹھے رہتے ہیں۔ خلیفہ وقت مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ خلیفہ وقت کے احکام کی تکمیل کیلئے میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔ کہتے ہیں کہ بارہ مئی 2017 کے خطبہ میں آپ نے صبر وتحمل اور بدلہ نہ لینے اور دلوں کی طہارت اور ہر قسم کے کینوں سے پاک ہونے اور رواداری میں ایک نمونہ بننے کی نصیحت فرمائی۔ اس سے اگلے دن ایک مخالف احمدیت شخص کے ساتھ میرے ایک جھگڑے کے تصفیہ کیلئے شریف عودہ صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ تھی۔ اس نے میرے ساتھ لڑائی کی تھی اس کے نتیجہ میں مجھے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا تھا۔ شریف صاحب نے مجھے خطبہ کی روشنی میں اطاعت کی نصیحت کی۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ غصہ نہیں کروں گا اور بدلہ نہیں لوں گا اور اپنا حق چھوڑ دوں گا اور پھر ایسا ہی کیا۔

الجزائر میں جو ابتلاء ہے اس میں بھی مختلف لوگ اپنے واقعات لکھتے ہیں۔ ایک صاحب ہیں جو غریب سے آدمی ہیں۔ ان کا نام عبدالحمید ہے۔ کہتے ہیں عدالتی کارروائی کے دوران جج نے کہا کہ تمہیں جماعت احمدیہ کا تعارف کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا مَیں اَن پڑھ آدمی ہوں میری دو گائیاں ہیں جنہیں میں چَراتا ہوں۔ جب شام کو واپس لوٹتا ہوں تو ایم۔ٹی۔اے دیکھنے لگ جاتا ہوں۔ اس چینل کی باتیں مجھے اپنی طرف کھینچتی اور میرے دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ جج نے کہا کہ تم دوسرے چینل کیوں نہیں دیکھتے۔ وہاں پر بڑے بڑے علماء ہیں جو الجزائری لہجہ میں بات کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جج صاحب دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ احمدیوں کی باتیں دل کی گہرائیوں میں اترتی ہیں جبکہ دوسرے علماء کی باتیں سمجھ ہی نہیں آتیں۔ اس پر جج نے غضبناک ہو کر کہا کہ تم اپنے ٹی وی سے احمدی چینل کو ختم کر دو۔ مَیں نہیں چاہتا کہ تم اسے کبھی دیکھو۔

ڈاکٹر حجاز کریم صاحب کہتے ہیں کہ ایک صاحب جن کی عمر ستّر سال ہے اور ان کی بیوی کے خلاف مقدمہ جاری ہے۔ خاتون کو قید کیا گیا اور پردہ اتارنے کو کہا گیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس خاتون نے میری بیوی کو عید کے دن فون کر کے بتایا کہ وہ بخیریت ہیں البتہ ان کے خاوند اس مقدمہ کی وجہ سے کافی پریشان ہیں۔ انہیں گردوں کی تکلیف ہے اور ہفتہ میں تین دفعہ گردے صاف کروانے پڑتے ہیں۔ عدالت میں حاضری والے دن گردوں کی صفائی رات کے وقت کرواتے ہیں اور اس تاخیر کی وجہ سے ان کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور ذہن پر بھی اثر ہو جاتا ہے، بھولنے لگتے ہیں۔ دونوں میاں بیوی بہت مخلص ہیں اور دونوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ الجزائر کے احمدیوں پر فضل فرمائے۔

بہت سارے ان کے واقعات ہیں۔ بڑی مشکلات میں گرفتار ہیں اور بڑی ثابت قدمی سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفین کا اور حکومت کے کارندوں کا اور ججوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان کی مشکلات بھی جلد دُور فرمائے۔

مختلف زبانوں کے ڈیسک

رشین ڈیسک کے تحت بھی کتابوں کے ترجمہ اور خطبات کے ترجمہ اور رشین ویب سائٹ کا کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسیع پیمانے پر یہ کام ہو رہا ہے اور وسیع پیمانے پر یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشیا میں اور رشین بولنے والی سٹیٹس میں پہنچ رہا ہے۔

فرنچ ڈیسک کے تحت بھی کچھ کتب شائع ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک نے بھی کچھ خطبات کا ترجمہ کیا ہے۔ کچھ کتابوں کا ترجمہ کیا ہے۔

چینی ڈیسک میں بھی ترجمہ کا کام ہو رہا ہے۔ ٹرکش ڈیسک نے بھی سبز اشتہار اور توضیح مرام کا ترجمہ کیا ہے اس طرح اور مختلف لٹریچر ہے۔

پریس اینڈ میڈیا

یہاں لندن میں جو واقعات ہوئے تھے ان کے بعد پیس سمپوزیم کے ذریعہ بھی جو ہر سال منعقد ہوتا ہے اور پریس اینڈ میڈیا کو جماعت کا مؤقف پیش کرنے کا موقع ملا اور 554 نیوز رپورٹس شائع ہوئیں جن کے ذریعہ کل دوسو تہتّر ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس میں بی بی سی نیوز، سی این این، سکائی نیوز، آئی ٹی وی، چینل فور اور چینل فائیو کو لائیو انٹرویو کے ذریعہ سے پیغام پہنچے۔ اخبارات میں گارڈین، بی بی سی آن لائن، ٹیلی گراف اور مرر اور ڈیلی میل اور دیگر نیشنل پرنٹ اور آن لائن اخبارات کے ذریعہ دہشتگردی اور انتہا پسندی کے حوالے سے جماعت احمدیہ کا جو مؤقف ہے وہ شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شعبہ کے تحت کافی وسیع پیمانے پر جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور تعارف حاصل ہو رہا ہے اور تقریباً تمام ہی نوجوان عمر کے مربیان ہیں یا دوسرے لڑکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے۔

الاسلام ویب سائٹ

الاسلام ویب سائٹ جس کے انچارج ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب ہیں، امریکہ سے چلتی ہے اس کے رضا کار امریکہ، کینیڈا، پاکستان، بھارت، یُوکے اور جرمنی میں کام کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کے نئے ایڈوانس سرچ انجن کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس سرچ انجن کے ذریعہ سے عربی، اردو، انگریزی، جرمن، فرنچ اور سپینش زبانوں میں سرچ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم کے تینتالیس تراجم اور تفسیر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نیا ایڈیشن ویب سائٹ پر ڈال دیا گیا ہے۔ ایک سو سے زائد اردو اور انگریزی کتب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ تین کتب کا آئی بکس (iBooks) اور کِنڈل (Kindle) پر اجراء کیا گیا ہے۔ کل کتب کی تعداد اکیس ہو چکی ہے۔ خطبات جمعہ پوڈکاسٹ پر دستیاب ہیں۔ Friday Sermon app کا نیا ورژن آ چکا ہے۔ خطبات جمعہ اٹھارہ زبانوں میں آڈیو اور وڈیو کی صورت میں آن لائن دستیاب ہیں۔ اسی طرح میری باقی تقاریر بھی جو ہیں اور خطبات، خطابات بھی اس میں شامل ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء فرمایا تھا۔ اور پہلا شمارہ جنوری 1902ء میں شائع ہوا تھا۔ اس رسالہ کا ایک سو سولہواں (116) سال چل رہا ہے۔ سولہ ہزار کی تعداد میں ہر ماہ شائع ہوتا ہے اور دنیا کے سو ممالک میں بھجوایا جاتا ہے۔ اس سال ریویو آف ریلیجنز کے مختلف سوشل میڈیا ہینڈلز ٹوئٹر، فیس بک، یُوٹیوب کے ذریعہ تیس لاکھ افراد تک حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔ جرمن اور فرنچ کے شمارے کا بھی آغاز ہو چکا ہے۔ پہلے صرف برکینا فاسو سے فرنچ شمارہ شائع ہوتا تھا اب یہاں سے بھی شائع ہونے لگ گیا ہے۔ اور اسی طرح یہ رسالہ جرمن زبان میں بھی شائع ہونے لگ گیا ہے۔ اور جرمن زبان میں ریویو آف ریلیجنز شائع کرنے کے لئے ایک عیسائی جرمن نے ہمارے ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر کو کہا تھا کہ تم لوگوں کو جرمن زبان میں بھی شائع کرنا چاہئے۔ اس کے کہنے پر یہ قدم اٹھایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہو رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 6/اپریل 2018)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’تزکیۂ نفس بھی ایک موت ہے

جب تک کہ کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص

اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 420)

طالب دُعا: سکینہ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

10 Years
Quality Service
2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
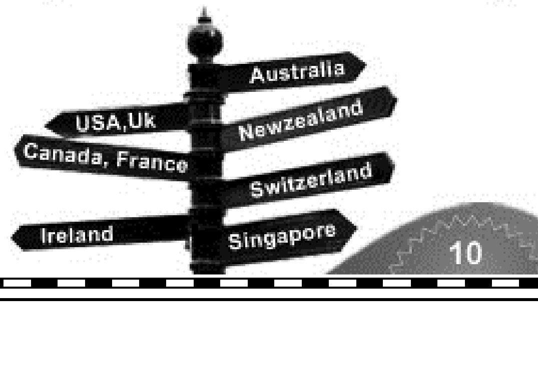

10
Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے پوتے اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے
صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب مرحوم ومغفور سابق ناظر اعلیٰ ربوہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9/فروری 2018 بطرز سوال وجواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال کسی مسلمان کی وفات پر اس کے مسلمان بھائیوں کا کون سا عمل اسے جنت کا حق دار بنا دیتا ہے؟

جواب حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جس میّت کا جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب اس کی بخشش کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ ایک روایت ہے کہ ایک جنازہ جانے پر لوگوں نے جب اس شخص کی تعریف کرنی شروع کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پر جنت واجب ہوگئی۔

سوال حضور انور نے جماعت کے کس بزرگ کی وفات کی اطلاع دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دنوں مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا 78 سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سوال حضور انور نے محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کی وفات ان کے اچانک دل کے دورے کی وجہ سے ہوئی۔ گو ان کو عرصے سے دل کی تکلیف تھی لیکن cardiac arrest ہوا جس کی وجہ سے فوری گھر میں ہی وفات ہوئی۔

سوال حضور انور نے محترم صاحبزادہ صاحب کا کیا خاندانی تعارف بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم مرزا غلام احمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے تھے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے پوتے اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے نواسے تھے۔ اور میرے بہنوئی بھی تھے۔ ان کی والدہ صاحبزادی نصیرہ بیگم حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔

سوال حضور انور نے محترم صاحبزادہ صاحب کے کیا اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خادم دین تھے۔ وقف زندگی تھے۔ باوجود کمزوری کے، بیماری کے جب مَیں نے ان کو ناظر اعلیٰ مقرر کیا تو تمام فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ دفتر میں حاضر رہے۔ فنکشنوں پہ بھی حاضر ہوتے رہے۔ ایک دن پہلے مدرسۃ الحفظ کے فنکشن میں کامیاب ہونے والے حفاظ میں اسناد تقسیم کیں۔ شام کو خدّام الاحمدیہ کے پروگرام میں شمولیت اختیار کی۔ وفات والے دن بھی صبح کئی لوگوں کے گھروں میں گئے۔ مریضوں کی عیادت کی۔ پھر اسی طرح پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں جا کے ادا کیں۔

سوال حضور انور نے محترم صاحبزادہ صاحب کے کیا تعلیمی کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وقف زندگی کی حیثیت سے ان کی زندگی کا آغاز مئی 1962ء میں ہوا۔ ایم۔اے پولیٹیکل سائنس گورنمنٹ کالج لاہور سے کی۔ پھر پبلک سروس کمیشن کا، CSS کا امتحان دیا۔ اس کامیابی کے باوجود سرکاری نوکری نہیں کی اور زندگی وقف کی۔ آپ نے حضرت سید میر داؤد احمد صاحب سے حدیث اور دینی علوم حاصل کئے

سوال حضور انور نے محترم صاحبزادہ صاحب کی شادی اور اولاد کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1964ء میں میری ہمشیرہ کے ساتھ ان کا نکاح ہوا۔ ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ دو بیٹے وقف زندگی ہیں۔ مرزا فضل احمد ربوہ میں ناظر تعلیم ہیں اور مرزا ناصر انعام یہاں یُوکے کے جامعہ کے پرنسپل ہیں۔ اور مرزا احسان احمد امریکہ میں ہیں۔ ان کی ایک بیٹی امۃ الولی زبدہ ہیں۔ دوسری امۃ العلی زہرا ہیں جو میر محمود احمد صاحب ابن میر مسعود احمد صاحب کی بیوی ہیں یہ بھی وقف زندگی ہیں اور آجکل ناظر صحت ہیں۔

سوال حضور انور نے محترم صاحبزادہ صاحب کی کیا جماعتی خدمات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ نے بطور ناظر تعلیم کام کیا۔ کئی سال ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کے طور پر کام کیا۔ ناظر دیوان کے طور پر کام کیا۔ صدر مجلس کارپرداز کے طور پر بھی 2012ء سے 2018ء تک تھے۔ پھر میں نے ان کو ناظر اعلیٰ، امیر مقامی اور صدر صدر انجمن احمدیہ بنایا۔ خلافت رابعہ میں بھی کئی دفعہ ان کو قائمقام ناظر اعلیٰ اور قائمقام امیر مقامی بننے کی توفیق ملی۔ صدر مجلس وقف جدید بھی رہے۔ 2004ء سے 2009ء تک صدر انصار اللہ پاکستان خدمت کی توفیق ملی۔ 75ء سے 79ء تک صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی رہے۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز بھی ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیں۔ خلافت لائبریری کمیٹی کے صدر تھے۔ بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ کے صدر تھے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر تھے۔ جلسہ سالانہ میں ان کو کئی سال خدمت کی توفیق ملی۔ تبرّکات کمیٹی کے صدر رہے۔ رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی کمیٹی کے ممبر تھے۔ مجلس افتاء کے ممبر تھے۔ تاریخ احمدیت کمیٹی کے ممبر تھے۔ سیکرٹری خلافت کمیٹی تھے۔ نگران مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ بھی رہے۔

سوال حضور انور نے محترم صاحبزادہ صاحب کی 28/مئی 2010 کے لاہور کے سانحہ میں کیا خدمات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ناظر اعلیٰ کی ہدایت پر آپ فوراً ایک وفد کی صورت میں شہدا کی فیملیوں کو ملنے اور مریضوں کو دیکھنے کے لیے لاہور گئے۔ اور اگلے تقریباً دو ہفتے تک انہوں نے لاہور میں ہی قیام کیا۔ جب آپ ہسپتال میں مریضوں کا حال دریافت کرنے گئے تو اس وقت کے گورنر سلمان تاثیر صاحب وہاں آئے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے ان کی اس طرف توجہ مبذول کروائی کہ حملہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت انگیز مواد کی تشہیر ہو رہی ہے اور بحیثیت گورنر آپ کا فرض ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ اسی طرح جاوید مائیکل صاحب اقلیتی امور کے وزیر تعزیت کرنے آئے۔ ان کو بھی آپ نے کہا کہ آپ تعزیت کے لئے آئے ہیں، ہم آپ کے مشکور ہیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ ہم خود کو اقلیت ہرگز نہیں مانتے۔ ہم مسلمان ہیں۔ آپ کو اپنی کابینہ میں آواز اٹھانی چاہئے اور جماعت کے خلاف جو مہم ہے حکومت کو اس کو ختم کرنا چاہئے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو کس محبت بھرے انداز میں خط لکھا؟

جواب حضورؒ نے آپ کو لکھا: عزیزم احمد سلمہ اللہ۔ السلام علیکم۔ آپ کی پریشانی کا خط ملا۔ میں آپ کے لئے عاجزانہ دعا کرتا ہوں۔ آپ کی فطرت میں خدا تعالیٰ نے سچائی اور سعادت رکھی ہے اور ان دو صفات کے حامل انسان کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از پیش روحانی ترقیات عطا فرماتا رہے اور طمانیت قلب کی جنت نصیب کرے۔ اسی طرح ایک اَور خط میں آپ نے فرمایا کہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ آپ سب کا حق بھی ہے اور خدمت دین میں بھی میرے سلطان نصیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی امان میں رکھے۔ صحت وسلامتی دے اور کبھی کوئی فکر اور پریشانی نہ آئے۔

سوال آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے آپ کی عبادات اور نوافل کی کیا کیفیت بیان کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ رات کے نوافل میں اتنی گریہ وزاری ہوتی تھی کہ گھر گونج رہا ہوتا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے، خلیفۂ وقت کے لئے، جماعت کے لئے، ماں باپ کے لئے، بہن بھائیوں کے لئے، بیوی بچوں کے لئے، رشتہ داروں کے لئے دعائیں کرتے تھے اور اپنے نوافل میں سورۃ فاتحہ کی بعض آیات کئی کئی دفعہ دہراتے رہتے تھے۔

سوال محترم مرزا داؤد احمد صاحب کی اہلیہ نے صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے متعلق کس رائے کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مرزا داؤد احمد صاحب کی اہلیہ کہا کرتی تھیں کہ احمد اور خورشید کو اگر دیکھ لوں کہ اکٹھے کہیں جا رہے ہیں تو مجھے لگتا تھا کوئی جماعتی مسئلہ ہو گیا ہے کہ یہ دونوں اکٹھے جا رہے ہیں۔ ہر کرائسس میں بڑے حوصلے سے، ہمت سے، فہم سے، فراست سے کام کیا کرتے تھے۔

سوال حضور انور نے آپ کی خلافت سے اطاعت کے کیا ایمان افروز واقعات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہاں جلسہ پہ آئے تھے تو کمزوری کافی تھی۔ ان کو میں نے کہا سوٹی لیا کریں۔ تو فوری طور پر انہوں نے سوٹی شروع کر دی کہ اب تو حکم مل گیا ہے اب لینی پڑے گی۔ چند سال قبل مَیں نے کہا تھا کہ ناظران جماعتوں میں جائیں اور ہر ایک گھر میں جا کے میرا سلام پہنچائیں۔ ان کے حصہ میں سندھ آیا۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ واپس آئے تو لنگڑا کر چل رہے تھے۔ مَیں نے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا کہ ایک گھر کی سیڑھی سے گر گیا تھا۔ جب فضل عمر ہسپتال میں دکھایا گیا تو پاؤں کی چھوٹی انگلی کی ہڈی کریک تھی اور دوسرے پاؤں کے ٹخنہ میں بھی ہلکا سا کریک آیا ہوا تھا۔ کہتی ہیں مَیں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو درد نہیں ہوتی تھی۔ کہنے لگے درد تو محسوس ہوتی تھی لیکن کیونکہ خلیفۂ وقت کا پیغام گھر گھر پہنچانا تھا اس لئے اس تکلیف کا احساس نہیں کیا۔

سوال آپ کے بڑے بیٹے نے آپ کی کیا خصوصیات بیان کیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کے بڑے بیٹے لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ کی کیسٹ بڑے اہتمام سے سب کو اکٹھا کر کے سناتے تھے۔ پھر ایم.ٹی.اے آنے کے بعد بھی خطبات سننے کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ غریبوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ پرانے دوستوں کا خیال رکھتے تھے۔

سوال آپ کی بیٹی نے آپ کے کیا اوصاف بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انکی بیٹی کہتی ہیں کہ ہمارے ابّا نے پوری کوشش کی کہ خلافت کے وفادار رہیں اور ہمیں بھی یہی نصیحت کی۔ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ ابّا نے مجھے بہت تڑپ سے دعا کے لئے کہا بلکہ کئی دن کہتے رہے۔ مجھے نہیں پتا کہ معاملہ کیا تھا؟ لیکن بہرحال یہ تأثر تھا کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے کوئی ہلکی سی ناراضگی کا معاملہ ہے جس کی وجہ سے ابّا کی نمازوں میں اتنی تڑپ ہوتی تھی جس کا میرے ذہن پر بھی اثر ہوا اور میری کیفیت بھی ویسی ہی ہوگئی۔

سوال محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے آپ کے کیا اوصاف بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چوہدری حمید اللہ صاحب نے لکھا کہ بڑے معاملہ فہم اور صائب الرائے تھے اور اکثر اوقات مشورے کی مجالس میں آپ کی رائے ہی فیصلہ کُن ہوتی تھی۔ سلسلہ کے لٹریچر اور تاریخ سے گہری واقفیت تھی۔ جب بھی موقع پیش آتا سلسلہ کی خدمت میں آگے ہوتے۔ 74ء کے فسادات میں کئی ماہ تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بھرپور معاونت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بیرون ملک دوروں میں شریک سفر ہوئے۔

سوال حضور انور نے محترم مرزا غلام احمد صاحب کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرنے کے بعد کن کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دوسرا جنازہ جو آج مَیں نے پڑھانا ہے وہ مکرمہ دیپانو فرخ ھود صاحبہ کا ہے۔ 26/جنوری کو 47 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ انہوں نے کافی لمبی بیماری دیکھی۔ 15 سال کی عمر میں ان کے دونوں گُردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ لیکن اسکے باوجود جب سے وہ احمدی ہوئی ہیں نماز وقت پر ادا کرتی تھیں اور تہجد کا بھی خیال رکھتی تھیں اور قرآن کریم کی تلاوت بھی کیا کرتی تھیں۔ یہ عیسائیت سے احمدی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی جو خواہشات تھیں کہ ان کی فیملی بھی احمدی مسلمان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان خواہشات اور دعا کو قبول فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (سورۃ البقرہ:149)

ور ہر ایک کیلئے ایک مطمح نظر ہے جسکی طرف وہ منہ پھیرتا ہے
پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact:9622584733,7006066375(Saqib)

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ

میرے بڑے بھائی مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش مرحوم قادیان دارالامان کی یاد میں

(خواجہ محمد افضل بٹ، روچیسٹر، امریکہ)

مکرم برادرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان مکرم خواجہ محمد حسین صاحب کے ہاں 1926ء میں موضع ''سیکھواں''، تحصیل بٹالہ ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ ''خالد احمدیت'' کے بھانجے اور حضرت میاں امام الدین صاحبؓ سیکھوانی کے نواسے تھے، آپ کی والدہ محترمہ کا نام رمضان بی بی اور والد صاحب کا نام خواجہ محمد حسین صاحب تھا۔

آپ کے دادا حضرت میاں محمد عیسیٰ صاحبؓ آف بھاگووال اور اُن کے دو بھائی حضرت میاں نظام الدین صاحبؓ اور حضرت غلام محمد صاحبؓ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحابی اور موصی تھے۔ آپ کی دادی کا نام جنت بی بی تھا جو صحابیہ تھیں، آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ آپ کے نانا حضرت میاں امام الدین صاحبؓ سیکھوانی اور ان کے دو بھائی حضرت میاں جمال الدین صاحبؓ اور حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے نماز فجر پڑھنے کیلئے سیکھواں سے پیدل آیا کرتے تھے۔

حضرت میاں امام الدین صاحبؓ نے اپنے دو بھائیوں کے ساتھ 23 نومبر 1889ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ رجسٹر بیعت میں آپ کی بیعت 151 نمبر پر ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حسین بی بی صاحبہؓ بھی 313 اصحاب کی فہرست میں آپ کے ساتھ شامل ہیں۔

ہمارے والد صاحب مکرم خواجہ محمد حسین بٹ صاحب کی شادی محترمہ رمضان بی بی صاحبہ ہمشیرہ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب سے ہوئی۔ شادی کے بعد محترم والد صاحب نے ''سیکھواں'' میں رہائش اختیار کرلی۔ مگر کاروبار کے سلسلہ میں والد صاحب بھاگووال آتے جاتے رہتے تھے۔

1935ء میں محترم والد صاحب اور والدہ صاحبہ سیکھواں سے اور خاندان کے دیگر افراد بھاگووال کو خیر باد کہہ کر مستقل طور پر قادیان میں منتقل ہوگئے۔ آپ کی رہائش محلہ ناصر آباد نزد بہشتی مقبرہ قادیان میں تھی۔ اس وقت خواجہ احمد حسین صاحب کی عمر 9 یا 10 سال کے قریب تھی۔

مکرم خواجہ احمد حسین صاحب کی تین بہنیں اور چار بھائی تھے۔ آپ سب سے بڑے تھے۔ باقی بھائیوں کے نام یہ ہیں (1) مکرم ماسٹر خواجہ محمد اسلم صاحب بٹ (مرحوم) احمد نگر نزد ربوہ (2) (خاکسار) خواجہ محمد افضل بٹ (حال امریکہ) (3) مکرم خواجہ شوکت حسین صاحب بٹ (جرمنی)

آپ کی بہنوں کے نام یہ ہیں (1) محترمہ امۃ المجید صاحبہ (مرحومہ) اہلیہ مکرم رفیق احمد صاحب بٹ (مرحوم) ربوہ (2) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (مرحومہ) اہلیہ مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب (مرحوم) مربی سلسلہ (3) محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احسان بٹ صاحب (مرحوم) ربوہ

آپ کا بچپن انتہائی غربت میں گزرا۔ والد صاحب محنت کرکے جملہ اخراجات پورے کرتے تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ غربت کا یہ عالم تھا کہ ہم بچے بہشتی مقبرہ جاکر سوکھی ٹہنیاں اور پتے جمع کرکے لایا کرتے تھے اور وہ پتے ہمارے گھروں میں جلائے جاتے تھے۔ غربت کی وجہ سے آپ تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ صرف پانچویں تک تعلیم تھی۔ لیکن چونکہ آپ کو بچپن سے پڑھائی کا بہت شوق تھا۔ اس لئے ذاتی کوشش سے قرآن شریف پڑھنا سیکھ لیا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجالس عرفان میں باقاعدگی سے جاتے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی پڑھائی محض صحبت صالحین ہے۔ بچپن سے ہی ہم بھائی بہنوں نے ایثار وصبر کی تعلیم پائی۔

1941ء یا 1942ء کے قریب آپ نے قادیان میں ہوزری کا کام شروع کردیا تھا۔ کام سے فارغ ہوکر آپ مجلس عرفان میں شامل ہوا کرتے تھے۔ مہینہ میں ایک بار مشترکہ وقار عمل ہوا کرتا تھا جس میں ڈھاب کو بھر کر سڑکیں بنائی جاتی تھیں۔ ویدکور اسکول کے نزدیک کی سڑک اور بسرا واں کو جانے والی سڑک درویشان نے وقار عمل کے ذریعہ تیار کی تھی۔ اس میں آپ بھی شامل تھے۔

تقسیم ملک کے وقت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک فرمائی کہ ''ہمیں ایسے نوجوان چاہئیں جو اپنی جان دینے کے لئے تیار ہوں''۔ چنانچہ آپ نے اپنے والدین سے مشورہ کیا تو والدین آپ کے اصرار پر آپ کے قادیان رہنے پر راضی ہوگئے۔ اس طرح آپ نے حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی تحریک پر اپنی خدمات پیش کردیں اور تقسیم ملک کے وقت قادیان رہ کر درویشی کی سعادت حاصل کی۔

1947ء میں جب درویشی کا زمانہ شروع ہوا تو قادیان میں آخری امیر جماعت قادیان ہمارے ماموں جان (حضرت مولانا جلال الدین شمسؓ) تھے۔ قادیان میں رہنے کیلئے بہت سے لوگوں نے نام دیئے تھے۔ پہلی شفٹ میں رکھنے کیلئے جب قرعہ اندازی ہوئی تو آپ کا نام واپس جانے والوں میں تھا۔ آپ ماموں جان سے ملے اور کہا کہ آپ قادیان میں رہنا چاہتے ہیں۔ یہاں رہنے کا انتظام کیا جائے۔ ماموں جان نے فرمایا کہ ''آپ کی قربانی قبول ہوگئی ہے لہٰذا آپ پاکستان چلے جائیں۔ دو ماہ بعد آجائیں۔ اس پر بھائی جان نے کہا وہ یہاں رہ کر خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ دوبارہ نہیں آسکیں گے۔ جیسے بھی ہو مجھے رکھا جائے۔ آپ کے اصرار پر حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے مکرم محمد حیات صاحب کاتب جو حلقہ مسجد مبارک کے نگران تھے ان کو لکھ دیا کہ اگر کوئی جانے والا ہو تو اس کی جگہ احمد حسین کو رکھ لیں۔ آپ کہا کرتے تھے کہ اس طرح سے میرا قادیان درویشی میں رہنا بھی حضرت ماموں جان کی شفقت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ماموں جان کے دستخطوں سے ہی سب درویشان کو درویشی نمبر کے کارڈ ملے تھے۔ (تاثرات محررہ اپریل 2006ء، خواجہ احمد حسین صاحب، شائع شدہ حیاتِ شمس، صفحہ 563 تا 564)

دورِ درویشی کے متعلق آپ تحریر کرتے ہیں کہ ''قادیان سے آخری قافلہ کی روانگی کے بعد ہم درویشان قادیان رہ گئے تھے۔ میرا درویش نمبر 93 یا اسکے لگ بھگ تھا۔ اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ہمارا ماہانہ وظیفہ پانچ روپے مقرر رہوا۔ ہم سب درویشان نے وصیّت کی ہوئی تھی چنانچہ 50 پیسے چندہ وصیّت بشرح 1/10 کی ادائیگی کے بعد ساڑھے چار روپے ملتے تھے۔ اس میں پورا مہینہ گذارہ کرنا ہوتا تھا۔ اس وقت ہمارا شغل یہ تھا کہ صبح سے 12 بجے تک سب درویش وقار عمل کرتے اور اس کے بعد کھانا وغیرہ کھاتے۔ اس زمانہ میں ناشتہ میں چنے ملتے تھے اور دوپہر اور رات کو دو دو روٹیاں ملتی تھیں۔ اس وقت جہاں ایوان خدمت اور ایوانِ طاہر وغیرہ ہیں ہم لڑکے وہاں اکٹھے ہوجاتے اور لاٹھیاں وغیرہ کھیلتے تھے۔ ہم درویشان تو مقامات مقدسہ کی حفاظت کیلئے دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کئے بیٹھے تھے۔''

آپ کی پہلی شادی 1946ء میں مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جو ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کی رہنے والی تھیں۔ آپ کے والد احمدی تھے۔ مگر والدہ صاحبہ غیر احمدی تھیں۔ تقسیم ملک کے وقت حکم ہوا تھا کہ عورتوں کو پاکستان بھجوادیا جائے۔ آپ کی اہلیہ پاکستان جانے کیلئے راضی نہیں تھیں اور قادیان میں ہی رہنا چاہتی تھیں۔ لیکن آپ نے ان کو سمجھا بجھا کر پاکستان بھیج دیا اور وہ ہمارے والدین کے ساتھ احمد نگر رہتی رہیں۔ کیونکہ آپ کی ساس صاحبہ غیر احمدی تھیں اس لئے ان کی طرف سے آپ پر قادیان چھوڑنے کیلئے دباؤ ڈالا جانے لگا۔ اس پر آپ نے ان پر واضح کردیا کہ مَیں نے والدین اور بھائی بہنیں قادیان کی خاطر چھوڑ دیئے ہیں لہٰذا مَیں کسی صورت قادیان چھوڑ کر نہیں آسکتا۔ البتہ جب ملکی حالات سدھر جائیں گے اور جماعت کی طرف سے حکم ہوگا تو اپنی اہلیہ صاحبہ کو قادیان لے آؤں گا۔ اس پر آپ کے سسرال والوں نے گوجرانوالہ کی عدالت میں آپ کے خلاف خرچہ کا مقدمہ دائر کردیا جس کی پیروی صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے ناظر خدمت درویشان ربوہ کرتے رہے اور بالآخر مقدمہ کا فیصلہ آپ کے حق میں ہوگیا اور سسرال والوں کو یقین بھی دلایا گیا کہ وہ اپنی بیگم کو جلد قادیان منگوالیں گے۔ مگر بیگم کی والدہ نہیں چاہتی تھیں کہ اُن کی بیٹی قادیان جائے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر ان کی بیٹی قادیان چلی گئی تو پھر کبھی واپس نہیں آئے گی۔ انہوں نے اپنی بیٹی کو بھی ہمنوا بنا لیا اور اس نے بھی قادیان آنے سے انکار کردیا۔ اسی دوران آپ کے ایک دوست کے خط کے ذریعہ آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کی اہلیہ کے گھر والے غیر احمدی مولوی سے فتویٰ حاصل کرکے اس کا نکاح کسی اور جگہ پڑھا رہے ہیں۔ اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے کو مشورہ کیلئے خط لکھا گیا تو آپ نے جواباً فرمایا کہ اگرچہ آپ مقدمہ جیت چکے ہیں اور آپ کی بیگم کو قادیان بھجوا بھی دیں گے مگر جو حالات پیدا ہوچکے ہیں ان سے بعد میں بڑی پریشانی اور پیچیدگی پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ ان حالات کی بناء پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم. اے نے آپ کو خاموش رہنے اور حالات کا جائزہ لینے کی ہدایت فرمائی۔ ہمارے والدین نے لڑکی والوں کو بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر انہوں نے اس کی کسی اور جگہ شادی کردی۔ ہمارے بھائی جان نے کمال صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور جذبۂ خدمتِ سلسلہ سے دوبارہ اس معاملہ میں دخل نہیں دیا اور اس طرح آپ کا اس اہلیہ سے رشتہ ہمیشہ کیلئے منقطع ہوگیا۔ آپ نے خدمت سلسلہ کو مقدم جانتے ہوئے اور سلسلہ کی ہدایات پر عمل پیرا ہوکر درگزر اور صبر کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ اس بارے میں جب کبھی ان سے کوئی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو بھائی جان نے صرف یہ کہا کہ جماعت کے مقابلہ میں یہ معمولی قربانی ہے۔ جب علیحدگی ہوگئی تو ذکر کرنے کا کیا فائدہ۔ اس سے زائد بات کرنے کیلئے تیار نہیں ہوئے اور نہ کبھی کوئی ذکر کیا۔

آپ کی دوسری شادی 1953ء میں محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ بنت مکرم سبحان احمد صاحب آف حیدر آباد (دکن) سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شادی سے پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا ہوا۔ ایک بیٹی صرف آٹھ دن زندہ رہ کر فوت ہوگئی۔ باقی بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ آپ نے اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بچوں نے جہاں دینی تعلیم حاصل کی وہاں دنیاوی تعلیم سے بھی سرفراز ہوئے۔ سب بچیاں B.A تک تعلیم یافتہ ہیں اور بیٹے مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ایم.ایس.سی.بی ایڈ ایم.اے ہے اور ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سینئر سیکنڈری اسکول قادیان کے عہدہ سے ریٹائر ہوے ہیں۔ بیٹے کی شادی مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان حال صدر قضاء بورڈ قادیان کی بیٹی سے ہوئی ہے۔ آپ کی تین بیٹیوں کی شادیاں پاکستان میں ہوئیں۔ سب سے بڑی بیٹی سلیمہ شگفتہ قمر صاحبہ کی شادی مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ ابن مولانا بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ (مرحوم) سے ہوئی جو آج کل لندن میں ایڈیٹر ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل اور ایڈیشنل وکیل الاشاعت کے طور پر سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ایک بیٹی عزیزہ مبارکہ کی شادی قادیان میں مکرم محمد حفیظ بھٹی صاحب معلم سلسلہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا پوتا عزیزم ابن المہدی واقف زندگی مربی سلسلہ ہے اور قادیان میں رہائش پذیر ہے اور ایک نواسہ عزیزم مستنصر احمد قمر (مبلغ سلسلہ) نیوزی لینڈ میں خدمات سلسلہ کی سعادت پا رہے ہیں۔

دورِ درویشی میں جماعت کے وسائل بہت محدود تھے۔ ہنر مند درویشوں کو اپنے ہنر سے روزی پیدا کرنے کی تحریک کی گئی۔ آپ ٹیلرنگ کا کام جانتے تھے۔ چنانچہ 1953ء سے 1962ء تک جنوبی ہند میں قیام کیا اور ذرائع آمد پیدا کئے۔ آپ نے محنت سے زندگی بسر کی لیکن آپ کا دل قادیان سے باہر جاکر نہیں لگتا تھا۔ چنانچہ 1962ء میں واپس قادیان آگئے اور صدر انجمن احمدیہ

کے مختلف دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مہمانوں کی خدمت کرنے کا موقع بھی نصیب ہوا۔ 1989ء میں آپ صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ جماعتی خدمات کے ساتھ ساتھ قادیان میں مسجد مبارک کے گیٹ کے سامنے آپ ایک دکان میں سلائی کا کام کرتے رہے۔ آپ شیروانی کی سلائی میں بہت مہارت رکھتے تھے۔ زندگی کے آخری چند سال آپ جسمانی کمزوری اور نظر کی کمی کی وجہ سے کام نہیں کر سکے۔

محترم برادرم خواجہ احمد حسین صاحب بچپن سے قادیان میں رہے۔ آپ نے بچپن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کو دیکھا اور قادیان کے پاک ماحول میں رہے۔ آپ کو حضور ؓ سے اس قدر محبت تھی کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہم تو حضور کو عام انسان نہیں سمجھتے تھے بلکہ کوئی فرشتہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ ہمیشہ اپنے کاموں سے جلد فارغ ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کے پیچھے پانچوں نمازیں پورے التزام کے ساتھ پڑھتے تھے۔ آپ کی مجلس عرفان میں شریک ہوا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ حضور کے احکامات اور ارشادات پر عمل پیرا ہونے کیلئے تیار رہتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب کی باتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمیں قادیان میں رکھا۔ آپ کو کئی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کو دبانے کا موقع بھی نصیب ہوا۔ ایک موقع پر حضور ؓ سے ربوہ میں ملاقات ہوئی۔ 1991 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قادیان تشریف لائے تو آپ سے بھی ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات 2005ء میں لندن میں ہوئی جبکہ آپ جلسہ سالانہ یُو.کے میں بطور نمائندہ شریک ہوئے تھے۔

جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لے گئے تھے تب آپ کو دو بار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ایک مرتبہ درویشان کی اجتماعی ملاقات میں اور دوسری بار فیملی ملاقات کا شرف عطا ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دیگر درویشان کی طرح میرے بھائی احمد حسین صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے تھے۔ الحمد للہ۔ آپ ان ملاقاتوں سے بہت خوش تھے اور آپ ان ملاقاتوں کا ذکر اپنے عزیز و اقارب اور دوسرے احباب میں کر کے بہت سکون اور راحت محسوس فرماتے۔ خلافت سے وابستگی بہت زیادہ تھی۔ اکثر اس کا اظہار فرماتے اور دوسروں کو تلقین کرتے کہ عملی نمونہ سے خلافت سے وابستہ رہیں۔ خلافت سے وابستگی میں ہی زندگی کی بقا ہے۔

میری رہائش والدین کے ساتھ احمد نگر میں تھی۔ بھائی جان جلسہ پر پاکستان آتے تو جماعت کے انتظام کے تحت ربوہ ہی ٹھہرتے اور والدین اور ہم سب بہن بھائی ان سے ملنے ربوہ آتے۔ ایک موقع پر والدہ صاحبہ نے ان سے کہا کہ بیٹا ہمارے پاس احمد نگر چند روز رہ لے۔ مگر بھائی جان کا جواب ہوتا کہ امّی میں احمد نگر نہیں آ سکتا۔ میرا ویزہ صرف ربوہ کیلئے ہے۔ فرماتے کہ قانون اور نظام سلسلہ کا احترام فرض ہے۔ جب مجھے بحیثیت کارکن صدر انجمن احمدیہ کا کوارٹر مل گیا تو پھر جب کبھی ربوہ تشریف لاتے تو میرے پاس ہی رہائش رکھتے۔ اس موقع پر آپ کے عملی نمونہ کی چند مثالیں پیش ہیں۔

آپ باقاعدگی سے اور بڑے سوز و گداز سے نماز تہجد پڑھتے اور لمبے لمبے سجدے کرتے اور دعائیں کرتے۔

آپ پانچوں نمازیں مسجد میں جا کر باجماعت پڑھتے۔ مسجد میں مقررہ وقت سے پہلے تشریف لے جاتے۔ دوسروں کو بھی نماز باجماعت پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ بلکہ نماز کے اوقات میں کسی میں سستی دیکھتے تو ناراضگی کا اظہار فرماتے۔ ایک دفعہ شدید بارش ہو رہی تھی۔ آپ نماز مسجد میں پڑھنے کیلئے جانے لگے تو میں نے کہا کہ شدید بارش ہو رہی ہے۔ گھر میں ہی نماز باجماعت پڑھ لیتے ہیں۔ مگر وہ نہ مانے اور چھتری پکڑی اور مسجد یادگار فضل عمر ہسپتال میں پہنچے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ بھائی جان کسی ایک مسجد میں نماز ادا نہیں کرتے تھے بلکہ ربوہ کے مختلف محلہ جات میں جا کر نماز پڑھتے۔

آپ کو اللہ سے بہت محبت تھی اور یہ محبت اپنے بچوں کے اندر بھی کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ خدا پر توکل اور اپنی حاجات صرف خدا کے حضور پیش کرنے کی عادت اپنی اولاد میں پیدا کی، دعاؤں کی عادت ڈالی اور خدا سے ذاتی تعلق قائم کرنے کی تربیت کی۔

آپ نماز فجر کے بعد گھر میں دھیمی آواز سے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کرتے۔ آہستہ آہستہ پڑھتے اور غور فرماتے۔ جب آپ ایک رکوع پڑھ لیتے تو اس کا ترجمہ بھی پڑھتے۔ قرآن کریم سے عشق و محبت کا نمونہ تھے۔ مجھے بھی آپ کے نمونہ پر چلنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

آپ خاموش طبع، سنجیدہ، سادہ، کم گو اور منکسر المزاج تھے۔ کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے تھے۔ کسی کو تکلیف میں دیکھ کر پریشان ہو جاتے۔ آپ نے درویشی میں تادم آخر وفاداری، محنت اور محبت کے ساتھ خدمت کی۔

پیارے بھائی جان کے ساتھ میرا زندگی بھر باقاعدہ رابطہ رہا۔ (سوائے وفات سے قبل چند روز) آپ کے پاس سیل فون ہوتا تھا۔ ڈائریکٹ فون کر کے بات کر لیتا تھا۔ اکثر آدھ آدھ گھنٹہ سے بھی زائد وقت تک بات ہوتی رہتی تھی۔ اپنے تمام حالات کا ذکر فرماتے اور ہمارے سب بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے نام لے لے کر خیریت پوچھتے اور سب کیلئے دعائیہ کلمات کا اظہار فرماتے اور خاتمہ بالخیر کیلئے بھی درخواست کرتے۔ جب آپ سے اجازت کا کہتا تو فرماتے کہ فون کر لیا کریں۔ آپ سے بات کر کے مجھے بہت سکون ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے درویش بھائی کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

آپکی وفات مؤرخہ 31؍مئی 2017ء (ماہ رمضان المبارک میں) بوقت پانچ بجے صبح بعمر 92 سال ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی نماز جنازہ 31؍مئی 2017ء بعد نماز ظہر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے بہشتی مقبرہ قادیان میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ درویشان میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی۔ اس کے علاوہ USA، کینیڈا، احمد نگر و دیگر کئی علاقوں میں نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔ کثیر تعداد میں لوگ جنازہ میں شریک ہوئے۔

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 2؍جون 2017ء میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

’’نماز کے بعد ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان کا ہے جو مکرم محمد حسین صاحب کے بیٹے تھے۔ 31؍مئی 2017 کو 92 سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1926ء میں قادیان کے نزدیک گاؤں سیکھواں میں پیدا ہوئے۔ ان کے نانا حضرت میاں امام دین صاحب اور ان کے دو بھائی میاں جمال دین صاحب اور میاں خیر دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ خواجہ احمد حسین صاحب کا بچپن انتہائی غربت میں گزرا۔ 9 سال کی عمر میں اپنے خاندان کے ساتھ قادیان آ کر آباد ہوئے اور حالات کی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکے لیکن بچپن میں پڑھائی کا شوق تھا۔ ذاتی کوشش سے پہلے قرآن شریف پڑھنا سیکھ لیا۔ پھر قادیان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجالس عرفان میں شامل ہوتے تھے اور وہیں سے انہوں نے اپنے علم کو بہت بڑھایا۔ تقسیم ملک کے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر اپنے والدین سے مشورہ کر کے قادیان میں رہنے پر راضی ہو گئے اور درویشی اختیار کی۔ جہاں جماعت پر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ درویشوں کو گزارہ الاؤنس کے لئے انجمن کے پاس رقم نہیں تھی، وسائل محدود تھے تو تب بعض ہنرمند درویشوں کو کہا گیا کہ باہر جا کر روزگار تلاش کریں۔ آپ ٹیلرنگ کا کام جانتے تھے۔ چنانچہ اس لحاظ سے 1953 سے 62ء تک جنوبی ہند میں قیام کے دوران یہ اپنا روزگار خود مہیا کرتے رہے۔ پھر واپس قادیان آ گئے۔ اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں ان کو خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ 1989ء میں آپ ریٹائر ہو گئے اور جماعتی خدمات کے ساتھ ساتھ قادیان میں مسجد مبارک کے گیٹ کے سامنے انہوں نے اپنی ایک سلائی کی دکان بھی کھول لی۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت خاموش اور خوش اخلاق انسان تھے۔

2005ء میں یہاں جلسہ یُو.کے میں ان کو بھی شرکت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے لے کے خلافت خامسہ تک چار خلافتوں کو دیکھنے کی توفیق ملی۔ ہمیشہ اپنا کام خود کرنے کے عادی تھے۔ اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستگی کی تلقین کرتے تھے۔ انکی پہلی شادی انکے رشتہ داروں میں ہوئی تھی اور کیونکہ جماعت کا حکم تھا کہ عورتوں کو پاکستان بھجوا دیا جائے تو انہوں نے اپنی بیوی کو پاکستان بھجوا دیا۔ یہ ان کی پہلی شادی تھی۔ ان کی والدہ کیونکہ غیر احمدی تھیں اور ان کا صحیح تعاون نہیں تھا تو پھر وہاں سے اس کا تعلق ختم ہو گیا۔ 1953ء میں انہوں نے حیدر آباد دکن سے ایک خاتون حمیدہ بیگم سے دوسری شادی کی۔ ان سے ان کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ آپ کے بیٹے خواجہ بشیر احمد صاحب تعلیم الاسلام سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر ہیں اور ان کی ایک بیٹی سلیمہ قمر صاحبہ، نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل اشاعت لندن کی اہلیہ ہیں۔ اسی طرح ایک اور داماد بھی آپ کے حفیظ بھٹی صاحب قادیان میں سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔

ان کی بیٹی، نصیر قمر صاحب کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ دعا گو، سادہ مزاج، جفاکش، خوش مزاج، خلافت کے شیدائی، نہایت شریف النفس انسان تھے۔ اور کہتی ہیں جب مَیں شادی ہو کے ربوہ گئی ہوں تو میں ذرا افسردہ تھی۔ مجھے کہا افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم تو خوش قسمت ہو کہ ہر جمعہ کو خلیفۂ وقت کا خطبہ براہ راست سنا کرو گی۔ ہر وقت مسجد کی طرف ان کی توجہ رہتی کہ ہر نماز میں مسجد میں جایا کروں۔ چند سال پہلے سٹروک ہوا جس کی وجہ سے مسجد نہیں جا سکتے تھے تو ہمیشہ یہ دعا کرتے تھے اور لوگوں کو کہتے تھے کہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری ٹانگوں میں اتنی جان ڈال دے کہ مَیں مسجد جا سکوں۔ اور بیشمار نیکیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ باوجود غربت کے، تنگیٔ حالات کے، انہوں نے اپنی بیٹیوں کو بھی پڑھایا اور بی.اے تک تعلیم دلوائی اور ان کے بیٹے نے بھی بی.ایس.سی.، بی.ایڈ اور ایم.اے کیا اور جیسا کہ میں نے بتایا تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو اور اولاد در اولاد کو، نسلوں کو خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق دے اور جو قربانیاں انہوں نے کی ہیں وہ آئندہ بھی ان کی اولاد کو بھی اور نسلوں کو بھی یاد رکھنے اور جماعت سے وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح

مورخہ 9؍فروری 2018 کو مکرم محمد عرفان صاحب ابن مکرم محمد عثمان صاحب جماعت احمدیہ وڈمان ضلع محبوب نگر کا نکاح صاحبزادی شازیہ مظفر بنت مکرم مظفر احمد صاحب نمائندہ بدر حیدر آباد کے ساتھ مبلغ -/1,35,000 روپئے حق مہر پر مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ حیدر آباد نے پڑھایا۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد جاوید احمد، انسپکٹر بدر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2؍فروری 2018)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے کا ادراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2؍فروری 2018)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8787: میں محمد حکمت اللہ ولد مکرم حراست اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ عمر 70 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رمئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مرسلین — العبد: محمد حکمت اللہ — گواہ: نثار حسین

مسل نمبر 8788: میں محمد رحمت اللہ ولد مکرم حاجی کرامت اللہ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 68 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رمئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 18 بیگھہ واقع کوٹ۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مجیب الرحمن — العبد: محمد رحمت اللہ — گواہ: محمد حکمت اللہ

مسل نمبر 8789: میں خورشیدہ بی بی زوجہ مکرم برکات اللہ شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/1001 روپئے وصول شد، زیور طلائی 15 گرام 22 کیریٹ (ہار اور کان کا جھولا)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مرسلین — الامۃ: خورشیدہ بی بی — گواہ: برکات اللہ شیخ

مسل نمبر 8790: میں انوارہ بی بی زوجہ مکرم امت علی شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال تاریخ بیعت 1989، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کے جھولے 2 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/2000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: امت علی شیخ — الامۃ: انوارہ بی بی — گواہ: محمد مجیب الرحمن

مسل نمبر 8791: میں روبینہ بی بی زوجہ مکرم انارول شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 2013، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/1000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حکمت اللہ — الامۃ: روبینہ بی بی — گواہ: محمد مرسلین

مسل نمبر 8792: میں ضمیرن بی بی زوجہ مکرم یونس شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کی بالیاں ایک جوڑی 5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/15,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یونس شیخ — الامۃ: ضمیرن بی بی — گواہ: محمد مجیب الرحمن

مسل نمبر 8793: میں خدیجہ بی بی ولد مکرم قسمت اللہ شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کے جھولے 2.5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/2000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مجیب الرحمن — الامۃ: خدیجہ بی بی — گواہ: امت علی شیخ

مسل نمبر 8794: میں محمد امان اللہ ولد مکرم حکمت اللہ شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رمئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 23 کٹھا واقع سونج۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یونس شیخ — العبد: محمد امان اللہ — گواہ: محمد حکمت اللہ

مسل نمبر 8795: میں مکتوم بی بی زوجہ مکرم محی الدین شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کی بالیاں 2.5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/3000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مرسلین — الامۃ: مکتوم بی بی — گواہ: امت علی شیخ

مسل نمبر 8796: میں روپسونا بی بی زوجہ مکرم حبیب شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی بالے 2.5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/5000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: برکات اللہ — الامۃ: روپسونا بی بی — گواہ: محمد مجیب الرحمن

مسل نمبر 8797: میں یونس شیخ ولد مکرم ہلال شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رمئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 18 کٹھا، مکان مع زمین 1.5 کٹھا بمقام سونج۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: امان اللہ شیخ — العبد: یونس شیخ — گواہ: برکت اللہ شیخ

مسل نمبر 8798: میں محمد منان خان ولد مکرم زیاد علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 46 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رمئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 3 بیگھہ بمقام جوت راج (چندر پور)۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مجیب الرحمن — العبد: محمد منان خان — گواہ: محمد حکمت اللہ

مسل نمبر 8799: میں سائرہ بانو زوجہ مکرم عبد السبحان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن انت پور ڈاکخانہ کانائی پور ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن

احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی کان کے جھمکے 6 گرام 22 کیریٹ،حق مہر-/21,000روپئے وصول شد اس رقم سے زیور بنایا گیا ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد مجیب الرحمن　　الامۃ:سائرہ بانو　　گواہ:عبدالسبحان

مسل نمبر 8800:میں حسن آراء بیگم زوجہ مکرم محمد خان عالم صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر37سال تاریخ بیعت 2005،ساکن ٹلک روتی ڈاکخانہ بولپور ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/مئی 2018وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین 3 کٹھا مع زیر تعمیر مکان بمقام بولپور،زیور طلائی کان کی بالیاں اور گلے کا ہار25 گرام 22 کیریٹ،حق مہر-/6000روپئے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/5000روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:نثار حسین　　الامۃ:حسن آراء بیگم　　گواہ:سجّاد احمد

مسل نمبر 8801:میں مامونی یاسمین زوجہ مکرم محمد سجاد احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر26سال پیدائشی احمدی،موجودہ پتا:جامونی ڈاکخانہ بولپور ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، مستقل پتا:جاگیر گچھ ڈاکخانہ پھانسی دیوا ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/مئی 2018وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر-/50,000روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی کان کے جھمکے 0.25 گرام 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/300روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد رفیق ملا　　الامۃ:مامونی یاسمین　　گواہ:محمد سجاد احمد

مسل نمبر 8802:میں عبدالمومن رشید ولد مکرم اکبر علی صاحب،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر21سال تاریخ بیعت 1998،ساکن اِشیرا ڈاکخانہ کھامیڈا ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/مئی 2018وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:غازی الرحمن　　العبد:عبدالمومن رشید　　گواہ:لطیف الدین شیخ

مسل نمبر 8803:میں مصلح الدین شیخ ولد مکرم اکبر علی صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر25سال تاریخ بیعت 1997،ساکن اشیرا ڈاکخانہ کھامیڈا ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/مئی 2018وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار-/1500روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:غازی الرحمن　　العبد:مصلح الدین شیخ　　گواہ:لطیف الدین شیخ

مسل نمبر 8804:میں عبدالحفیظ شیخ ولد مکرم ظل الرحمن صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر38سال تاریخ بیعت 1998،ساکن اشیرا ڈاکخانہ کھامیڈا ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/مئی 2018وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔15 کٹھا زمین مع کچّا مکان۔میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار-/2000روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:لطیف الدین شیخ　　العبد:عبدالحفیظ شیخ　　گواہ:غازی الرحمن

مسل نمبر 8805:میں سرینہ خاتون زوجہ مکرم انیس الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر24سال پیدائشی احمدی،ساکن پیران پاڑا (وارڈ نمبر 11) ڈاکخانہ نلہٹی ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی کان کی بالیاں،ہار،انگوٹھی،کنگن (کُل زیور 40 گرام 22 کیریٹ)حق مہر-/18,000روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد رفیق ملا　　الامۃ:سرینہ خاتون　　گواہ:شیخ محمد علی

مسل نمبر 8806:میں برکت خاتون زوجہ مکرم محمد روشن علی صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر35سال پیدائشی احمدی،ساکن پیران پاڑہ (وارڈ نمبر 11) ڈاکخانہ نلہٹی ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/مئی 2018وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی کانٹے،انگوٹھی (کُل وزن 5 گرام 22 کیریٹ) حق مہر-/50,000روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/300روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد علی　　الامۃ:برکت خاتون　　گواہ:محمد روشن علی

مسل نمبر 8807:میں محمد مرسلین ولد مکرم اماج الدین صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر50سال تاریخ بیعت 2000،ساکن پیران پاڑا (وارڈ نمبر 11) ڈاکخانہ نلہٹی ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زرعی زمین 10 کٹھا،مکان مع زمین 2 کٹھا۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/7334روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد حکمت اللہ　　العبد:محمد مرسلین　　گواہ:مجیب الرحمن

مسل نمبر 8808:میں رافضہ نصرت زوجہ مکرم عبدالکریم ملا صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر41سال، ساکن کبیرہ ڈاکخانہ باسل ڈانگا ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/مئی 2018وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/4850روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:عبدالودود　　الامۃ:رافضہ نصرت　　گواہ:محمد خالد اشرف

مسل نمبر 8809:میں فاضلہ خاتون زوجہ مکرم عبدالودود صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر50سال تاریخ بیعت 1985،ساکن کبیرہ ڈاکخانہ باسول ڈانگہ ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی کان کی بالیاں ہاتھ کے بالے (کُل وزن 30 گرام 22 کیریٹ) حق مہر-/1001روپئے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/3300روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:عنایت عزیز　　الامۃ:فاضلہ خاتون　　گواہ:عبدالودود

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’ہر عہد شکن کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جائے گا
اور سب سے بڑی عہد شکنی اور غدّاری امام کے ساتھ غدّاری ہے۔‘‘

(جامع ترمذی، کتاب الفتن)

طالب دعا:افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدر آباد

کلامُ الامام

’’دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں
تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد2،صفحہ 73)

طالب دُعا:مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

مسل نمبر 8810: میں امینہ بی بی زوجہ مکرم قمر الزمان ملا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال، ساکن کبیرہ ڈاکخانہ باسول ڈانگہ ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔کان اور ہاتھ کے بالے اور ناک کے زیور (کُل وزن 6 گرام 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالہادی | الامۃ: امینہ بی بی | گواہ: جہانگیر غازی

مسل نمبر 8811: میں جہانگیر حسین غازی ولد مکرم اشرف غازی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن کبیرہ ڈاکخانہ بانسول ڈانگا ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔11 ڈسمل زمین مع مکان۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عنایت عزیز | العبد: جہانگیر غازی | گواہ: عبدالودود

مسل نمبر 8812: میں دلورابی بی زوجہ مکرم جہانگیر غازی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی، ساکن کبیرہ ڈاکخانہ بانسول ڈانگا ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 15 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/25,000 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عنایت عزیز | الامۃ: دلورابی بی | گواہ: عبدالودود

مسل نمبر 8813: میں نواب مبارکہ بیگم بنت مکرم عبدالحلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن کبیرہ ڈاکخانہ باسل ڈانگا ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہمایوں کبیر | الامۃ: نواب مبارکہ بیگم | گواہ: محمد خالد اشرف

مسل نمبر 8814: میں ساجدہ خاتون زوجہ مکرم خیر الانام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال تاریخ بیعت 1987، ساکن کبیرہ ڈاکخانہ بانسول ڈانگا ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی کان کے بالے، چوڑیاں، ہار (کُل زیورات 2.25 تولہ 22 کیریٹ) حق مہر -/12,000 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحلیم | الامۃ: ساجدہ خاتون | گواہ: محمد عزیز ملّا

مسل نمبر 8815: میں انوار الحق ملا ولد مکرم جان عالم ملا صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال تاریخ بیعت 1979، ساکن کبیرہ ڈاکخانہ باسل ڈانگا ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔5 ڈسمل زمین مع مکان۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6400 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری طارق احمد | العبد: انوار الحق ملا | گواہ: محمد خالد اشرف

مسل نمبر 8816: میں محمد عزیز ملا ولد مکرم محمد محسن ملا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن کبیرہ ڈاکخانہ باسل ڈانگا ضلع ڈائمنڈ ہاربر صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحلیم | العبد: محمد عزیز ملا | گواہ: جہانگیر غازی

مسل نمبر 8817: میں امتہ القادر شیخ زوجہ مکرم لطیف الدین شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال، ساکن جوئے نگر ڈاکخانہ اُتر درگاپور ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/10,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی 10 گرام 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سرورالدین شیخ | الامۃ: امتہ القادر شیخ | گواہ: لطیف الدین شیخ

مسل نمبر 8818: میں لطیف الدین شیخ ولد مکرم محی الدین شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1994، ساکن اُتر درگاپور (شیام سُندر تالہ) جے نگر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8315 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محی الدین شیخ | العبد: لطیف الدین شیخ | گواہ: شیخ سرورالدین

مسل نمبر 8819: میں فیروز خان ولد مکرم شارق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال، ساکن نیدیش کھالی ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محی الدین شیخ | العبد: فیروز خان | گواہ: لطیف الدین شیخ

مسل نمبر 8820: میں صبا شاہین زوجہ مکرم طارق محمود صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن D-70 قلیجلا روڈ ڈاکخانہ گووندا کھٹک ضلع کولکاتہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 1 گلے کا ہار، 1 انگوٹھی، 1 جوڑی بالیاں (کُل زیورات 15 گرام 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر محمود | الامۃ: صبا شاہین | گواہ: محمود عالم

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ ۝ لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

---

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

Prop. Zuber Cell : 9886083030 9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 رمئی 2018 بروز سوموار نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم ڈاکٹر راؤ حبیب الرحمٰن صاحب (آف لندن)

8رمئی 2018ء کو لمبی علالت کے بعد 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 1952ء میں خود بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ جماعت کیلئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ میانوالی میں صدر جماعت کے علاوہ محلہ دارالرحمت ربوہ میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1990ء میں پاکستان سے ہالینڈ منتقل ہوگئے اور وہاں اپنی جماعت کے صدر اور نیشنل سیکرٹری وقف نو کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، جماعتی خدمت کا شوق رکھنے والے، بہت ہمدرد اور شفیق انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم جمیل الرحمان جمیل صاحب کے والد اور مکرم سردار نصیر الدین ہمایوں صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کے خسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری حنیف محمود بھٹی صاحب (Mainz، جرمنی)

گزشتہ دنوں 53 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، بہت ہمدرد، ہر دلعزیز، انتہائی مخلص اور خلافت کے جان نثار تھے۔ ہر چھوٹے بڑے سے کمال شفقت سے پیش آتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا، ایک پوتا اور پوتی یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ مقبول بیگم بٹ صاحبہ (کرائیڈن، یوکے)

3راپریل 2018ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ نیک، تہجد گزار، مالی قربانی کرنے والی، غریب پرور اور دعا گو خاتون تھیں۔ رمضان المبارک میں چار پانچ مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کرتی تھیں۔ خلافت سے محبت اور نظام جماعت سے گہری وابستگی تھی اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم نسیم افضل بٹ صاحب (نائب سیکرٹری جائیداد یوکے) کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم منیر احمد سنوری صاحب ابن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مرحوم (ریڈ برج، یوکے)

5راپریل 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت چوہدری محمد علی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم بہت نیک، نمازوں کے پابند اور جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(4) مکرم احسان اللہ کرم علی صاحب (سکندر آباد دکن، انڈیا)

18رجنوری 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے نانا حضرت غلام قادر شرق صاحب (آف سکندر آباد) کو بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کو بطور سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور زعیم انصار اللہ جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی پائی۔ گھر میں سب سے پہلے آپ نے MTA کی ڈش نصب کروائی اور پھر احباب جماعت کو اس سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلاتے اور اس موقعہ پر مہمانوں کی خوب تواضع کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بہت اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ نمازوں کے پابند تھے اور اپنی اولاد کو بھی اس طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔

(5) مکرم حضور احمد صابر صاحب (تخت ہزارہ، ضلع سرگودھا)

2راپریل 2018 کو پاکستان میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے دادا مکرم حسن محمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ پاکستان بننے کے بعد ہجرت کر کے آپ تخت ہزارہ میں آباد ہوئے۔ مشکل وقت میں بڑے صبر سے گزارا کیا اور ہر طرح کے حالات میں جماعت کے ساتھ مخلصانہ طور پر وابستہ رہے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند بہت نیک اور باوفا انسان تھے۔

(6) مکرم خالد محمود صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب (جرمنی)

25ر جولائی 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نہایت خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ جرمن زبان پر کافی عبور تھا جس سے نئے آنے والوں کی ہر قسم کی مدد کیا کرتے تھے۔ اپنے سسر کی عیادت کیلئے پاکستان گئے تھے اور وہاں معمولی ایکسیڈنٹ ہوا آخر دس ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ فرحت الطاف صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر الطاف الرحمان صاحب (فضل عمر ہسپتال ربوہ)

6رفروری 2018ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی حضرت حافظ عبد العلی صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ بہت سی خوبیوں کی مالک، ملنسار، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ دوسروں کے جذبات کا بڑی باریک بینی سے خیال رکھتی تھیں۔ حلقہ گلبرگ (لاہور) میں صدر لجنہ کے علاوہ سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح شعبہ اصلاح وارشاد میں بھی خدمت بجالاتی رہیں۔ رسالہ مصباح میں مضامین بھی لکھا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18رستمبر 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ مریم صدیقہ ملک بنت مکرم محمود احمد ملک صاحب لندن کا ہے جو عزیزم سید کاشف احمد قادری جو سید برہان احمد قادری صاحب امریکہ کے بیٹے ہیں، کے ساتھ تیس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا

اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صدف انور کا ہے جو محمود الدین انور صاحب کی بیٹی ہیں، یہ عزیزم عامر امجد ابن مکرم محمد امجد صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دعا کر لیں اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ دعا کر لیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25رمئی 2018)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ

(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

''اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔''

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 422)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

''جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29ردسمبر 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29ردسمبر 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

EDITOR MANSOOR AHMAD Mobile. : +91 82830 58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadrqadian.in www.alislam.org/badr	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57 ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly **BADAR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516 Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 2-August-2018 Issue. 31	MANAGER NAWAB AHMAD Tel. : +91 1872 224757 Mobile : +91 94170 20616 e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت صحابہ حضرت منذر بن محمد انصاری اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27؍جولائی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صحابہ کے ذکر میں آج میں دو صحابہ کا ذکر کروں گا۔ پہلے ہیں حضرت منذر بن محمد انصاری۔ مدینہ تشریف لانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منذر بن محمد اور طفیل بن حارث کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ جب حضرت زبیر بن عوامؓ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور حضرت ابوسبرۃ بن ابی رُحم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو انہوں نے حضرت منذر بن محمد کے گھر قیام کیا۔ حضرت منذر نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی اور بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ بئر معونہ کا واقعہ اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر 4 ہجری میں منذر بن عمرو انصاری کی امارت میں صحابہ کی ایک پارٹی اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنے کیلئے روانہ فرمائی یہ لوگ عموماً انصار میں سے تھے ان کی تعداد ستر تھی سارے کے سارے قاری تھے یعنی قرآن خوان تھے۔ جب یہ لوگ اس مقام پر پہنچے جو ایک کنوئیں کی وجہ سے بئر معونہ کے نام سے مشہور تھا تو صحابہ میں سے ایک شخص حرام بن ملحان جو انس بن مالک کے ماموں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دعوت اسلام کا پیغام لے کر قبیلہ عامر کے رئیس عامر بن طفیل کے پاس آ گئے باقی صحابہ پیچھے رہے۔ جب حرام بن ملحان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے طور پر عامر بن طفیل اور ان کے ساتھیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے شروع میں تو منافقانہ طور پر بڑی آؤ بھگت کی اور جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور اسلام کی تبلیغ کرنے لگے تو ان میں سے بعض شریروں نے کسی آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے اس بے گناہ ایلچی کو پیچھے کی طرف سے نیزے کا وار کر کے شہید کر دیا اس وقت حرام بن ملحان کی زبان پر یہ الفاظ تھے اللہ اکبر فزت ورب الکعبۃ۔ کہ اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم کہ میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ عامر بن طفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے قتل پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ قبیلہ بنو سلیم میں سے بنو رِعل اور ذکوان وغیرہ کو لے کر باقی صحابہ پر حملہ آور ہو گیا اور سب کو شہید کر دیا صرف ایک صحابی بچے جن کا نام کعب بن زید تھا۔ صحابہ کی اس جماعت میں سے دو شخص یعنی عمرو بن امیہ زمری اور منذر بن محمد اس وقت اونٹوں کے چرانے کیلئے اپنی جماعت سے الگ ہو کر ادھر ادھر گئے ہوئے تھے۔ جب واپس ہوئے اور یہ نظارہ دیکھا تو انہوں نے کہا جہاں ہمارا امیر منذر بن عمرو شہید ہوا ہے وہیں ہم بھی لڑیں گے۔ اس طرح منذر بن محمد اور ان کے ساتھی دشمنوں سے لڑ کر شہید ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے صحابی ہیں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ۔ ان کا تعلق قبیلہ لخم سے تھا۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بنو اسد کے حلیف تھے ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی یہ اہل یمن میں سے تھے۔ جب حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور آپ کے غلام سعد نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو دونوں حضرت منذر بن محمد بن عقبی کے پاس رہے۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل رہے۔ حضرت حاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر اندازوں میں سے تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے بہترین گھڑ سواروں اور شعراء میں سے تھے۔

حضرت ام سلمہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جو شادی کا پیغام بھیجا تھا وہ حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجا تھا۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالک نے حاطب بن ابی بلتعہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ احد کے دن اپنا خون آلود چہرہ دھو رہے تھے۔ حاطب نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عتبہ بن ابی وقاص نے میرے چہرے پر پتھر مارا ہے۔ حضرت حاطب عتبہ کی طرف گئے وہ چھپا ہوا تھا یہاں تک کہ آپ اسے قابو کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت حاطب نے تلوار کے وار سے اس کا سر اتار دیا پھر آپ اس کا سر اور سامان اور اس کا گھوڑا پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آپ ﷺ نے حاطب کیلئے دعا کی۔ اللہ تجھ سے راضی ہو اللہ تجھ سے راضی ہو۔ دو دفعہ فرمایا۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی وفات 30 ہجری میں مدینہ میں 65 سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ سے ایک خط مقوقس والی مصر کے نام بھیجا تھا جو قیصر کے ماتحت مصر اور اسکندریہ کا والی تھا اور قیصر کی طرح مسیحی مذہب کا پیرو تھا۔

خط کا مضمون یہ تھا: میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ یہ خط محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے قبطیوں کے رئیس مقوقس کے نام ہے سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کو قبول کرتا ہے اس کے بعد اے والی مصر میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو کر خدا کی سلامتی کو قبول کرو کہ اب صرف یہی نجات کا رستہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر دے گا لیکن اگر آپ نے روگردانی کی تو علاوہ آپ کے اپنے گناہ کے قبطیوں کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہو گا اور اے اہل کتاب اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں خدا کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے ہی کسی کو اپنا حاجت روا نہ گردانیں پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی کی تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو بہر حال خدائے واحد کے فرمانبردار بندے ہیں۔

مقوقس نے خط پڑھا اور پھر حاطب بن ابی بلتعہ سے مخاطب ہو کر نیم مذاقیہ رنگ میں کہا کہ اگر تمہارا یہ صاحب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعی خدا کا نبی ہے تو اس خط کے بھجوانے کی بجائے اس نے میرے خلاف خدا سے یہ دعا کیوں نہ کی کہ خدا اُسے مجھ پر مسلط کر دے۔ حاطب نے جواب دیا کہ اگر یہ اعتراض درست ہے جو تم کر رہے ہو تو یہ حضرت عیسیٰ پر بھی پڑتا ہے انہوں نے اپنے مخالفوں کے خلاف اس قسم کی دعا کیوں نہیں کی تھی۔ پھر حاطب نے مقوقس کو از راہ نصیحت کہا کہ آپ سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیں کیونکہ اس سے پہلے آپ کے اسی ملک مصر میں ایک ایسا شخص یعنی فرعون گزر چکا ہے جو یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہی ساری دنیا کا رب اور حاکم اعلیٰ ہے جس پر خدا نے اسے ایسا پکڑا کہ وہ اگلوں اور پچھلوں کے لئے عبرت بن گیا۔ پس میں آپ سے مخلصانہ طور پر عرض کروں گا کہ آپ دوسروں کے حالات سے عبرت پکڑیں اور ایسے نہ بنیں کہ دوسرے لوگ آپ کے حالات سے عبرت پکڑیں۔ مقوقس نے جب دیکھا کہ اتنی جرأت سے بول رہے ہیں تو کہنے لگا بات یہ ہے کہ ہمیں پہلے سے ایک دین حاصل ہے اس لئے جب تک ہمیں اس سے کوئی بہتر دین نہ ملے ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے یعنی عیسائیت کو نہیں چھوڑ سکتے۔ حاطب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اسلام وہ دین ہے جو سب دوسرے دینوں سے غنی کر دیتا ہے آخری دین ہے اور سب دین اس میں سمٹ گئے ہیں لیکن وہ یقینا آپ کو اس بات سے نہیں روکتا کہ آپ حضرت مسیح ناصری پر بھی ایمان لائیں بلکہ وہ سب سچے نبیوں پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے اور جس طرح حضرت موسیٰ نے حضرت عیسیٰ کی بشارت دی تھی اسی طرح حضرت عیسیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بھی دی ہے۔ اس پر مقوقس کچھ سوچ میں پڑ کر خاموش ہو گیا مگر اس کے بعد ایک دوسری مجلس میں جبکہ بعض بڑے بڑے پادری بھی موجود تھے مقوقس نے حاطب سے پھر کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے نبی اپنے وطن سے نکالے گئے تھے انہوں نے اس موقع پر اپنے نکالنے والوں کے خلاف بددعا کیوں نہ کی۔ حاطب نے یہ بات سنی تو اس کو جواب دیا کہ آپ کے مسیح کو تو یہودیوں نے پکڑ کر سولی کے ذریعہ ختم ہی کر دینا چاہا مگر پھر بھی وہ اپنے مخالفوں کے خلاف بددعا کر کے انہیں ہلاک نہ کر سکے مقوقس نے جب یہ جواب سنا تو متاثر ہوا، کہنے لگا کہ تم بیشک ایک عقلمند انسان ہو اور ایک دانا انسان کی طرف سے سفیر بن کر آئے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ وہ لوگ تھے جو بڑی جرأت سے اور بڑی حکمت سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ کسی حاکم یا والی یا بادشاہ کے سامنے ان کو کبھی خوف نہیں تھا۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے فتح مکہ سے قبل ایک خط کے ذریعہ مکہ والوں کو آنحضور ﷺ کے مکہ کوچ کرنے کی خبر دینے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ ایسا ایک خط آپ نے مکہ جانے والی ایک عورت کے ہاتھ دیا تھا۔ آنحضور ﷺ کو اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی اور آپ نے حضرت علی اور بعض صحابہ کو اس کے پیچھے بھیجا اور انہوں نے وہ خط اس عورت سے لے کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضور ﷺ نے حضرت حاطب سے جب پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے یہ کام کسی کفر یا منافقت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے رشتہ داروں کے احسانات کا بدلہ چکانے کیلئے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ہے اور ان کو معاف فرما دیا۔

حضرت ابوبکر نے بھی حضرت حاطب کو مقوقس کے پاس مصر بھیجا تھا اور ایک معاہدہ ترتیب دیا تھا جو حضرت عمرو بن عاص کے مصر کے حملہ تک طرفین کے درمیان قائم رہا یہ ایک امن کا معاہدہ تھا۔ حضرت حاطب کے بارے میں آتا ہے کہ حضرت حاطب خوبصورت جسم کے مالک تھے ہلکی داڑھی تھی گردن جھکی ہوئی تھی پست قامتی کی طرف مائل اور موٹی انگلیوں والے تھے۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حاطب کا غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کی شکایت لے کر آیا۔ غلام نے کہا کہ اے اللہ کے رسول حاطب ضرور جہنم میں داخل ہو گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے وہ اس میں ہرگز داخل نہیں ہو گا کیونکہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہوا تھا۔

چراگاہ میں پانی کیلئے کنوئیں کھدوانے کا کام بھی اسلامی حکومت کا ہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے حضرت حاطب سے ایک چراگاہ میں کنواں کھدوایا تھا۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقیع کے مقام سے گزرے تو وہاں وسیع علاقہ اور گھاس دیکھی بہت سے کنوئیں بھی تھے وہاں کا پانی بھی اچھا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کنوؤں کے پانی کے متعلق پوچھا تو عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول پانی تو بڑا اچھا ہے لیکن جب ہم ان کنوؤں کی تعریف کرتے ہیں تو ان کا پانی کم ہو جاتا ہے اور کنوئیں بیٹھ جاتے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کو حکم دیا کہ وہ ایک کنواں کھودیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو چراگاہ بنانے کا حکم دیا۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے مصنف سیرۃ الصحابہ لکھتے ہیں کہ بہت زیادہ وفا شعار تھے احسان پذیری اور صاف گوئی ان کے مخصوص اوصاف ہیں۔ احباب اور رشتہ داروں کا بے حد خیال رکھتے تھے اور فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے مشرکین کو جو خط لکھا تھا جس کا ذکر ہو چکا ہے وہ درحقیقت رشتہ داروں کے خیال کی وجہ سے ہی تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس نیتِ خیر اور صاف گوئی کو ملحوظ رکھ کر ان سے درگذر فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کی اعلیٰ خصوصیات کا حامل ہمیں بھی بنائے اور ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad